قال اللہ تعالیٰ من یھد اللہ فھو المھتدی (جز ۱۵ رکوع ۱۲)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس کو اللہ ہدایت دے
وہی ہدایت پائے

الحمد للہ والمنۃ

مجمع الآیات وتصدیق الآیات

مؤلفہ

حضرت بندگمیاں سید قاسم مجتہد گروہ مصدقان امام مہدی خلیفۃ اللہ علیہ السلام

منجانب دارالاشاعت تفسیر القرآن وکتب سلف صالحین جمعیۃ مہدویہ

واقع دائرہ مشیر آباد حیدرآباد۔ اے پی

سنہ ۱۳۹۱ھ

بار اوّل تعداد ۵۰۰ — ہدیہ ۵۰ پیسے

مطبوعہ اعجاز مشین پریس چھتہ بازار حیدرآباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

فاتح ابواب کنوز قدیم (از دیوان مہریؓ)

حضرت بندگی میاں سید قاسم مجتہد گروہؒ کی ولادت کا سنہ ۹۸۹ھ ہے۔ آپ حضرت بندگی میراں سید یعقوب حسنِ ولایتؓ نبیرۂ امامؑ کے پوتے اور حضرت بندگی میاں سید محمود سیدنجی خاتم مرشد حسین ولایتؓ بنسہ امامؑ کے نواسے ہیں۔ چنانچہ حضرت شاعر منور میاں صاحبؒ نے آپ کی شان میں فرمایا ہے کہ ؎

جانشین مہدی موعود کا خاصہ تو ہے — پوتے کا پوتا نواسے کا نواسہ تو ہے
شہ خوندمیر کے دلبر کا دلاسا تو ہے — مجلسِ نور محمدؑ کا خلاصہ تو ہے
مشکل ہر دو جہاں ذات سے تیری ہوئی حل

حضرت سیدنجی خاتم مرشدؒ نے آپ کے متعلق فرمایا ہے "میرا قائم مقام ہوگا"۔ آپ اپنی کم عمری میں قدرۃً علم کسبی و وہبی میں وحید الزماں تھے۔ آپ کی فضیلت و فقاہت امامؑ کی گروہ مبارک میں اشہر تھی، حتیٰ کہ علماء احناف بھی مشکل سے مشکل مسائل آپ سے حل کرتے تھے۔ آپ کے والد بزرگوار بندگیمیاں سید یوسف بارہ بنی اسرائیلؒ بن بندگی میراں سید یعقوب شجرۃ المرشدینؓ آپ سے بعضے آیاتِ قرآنی کے معانی امتحاناً دریافت فرماتے اور آپ اکثر تفاسیر کے حوالہ سے معانی عرض کرتے تو آپ کے والد بزرگوارؒ فرماتے کہ "قاسم جی مجتہد ہے" نیز بشارت فرمائی ہے کہ "میں سو قاسم جی قاسم جی سوں" آپؒ نے دین مہدیؑ کی ہدایت و اشاعت کے لئے جتنے رسالے اور مکاتیب تحریر فرمائے ہیں وہ مشہور ہیں۔ (منجملہ اُن کے ایک مجمع الآیات بھی ہے)۔ چون برس کی عمر شریف میں بتاریخ ۱۷ محرم الحرام سنہ ۱۰۴۳ھ آپ کا وصال مبارک ہوا۔ آپؒ کا حظیرہ معلی حیدرآباد دکن محلہ مشیرآباد میں واقع ہے جو مصدقان امامؑ کی زیارت گاہ ہے (ملاحظہ ہو تاریخ سلیمانی)

قوم میں یہ نقل شریف مشہور ہے کہ حضرت بندگیمیاں سید نور محمد خاتم کارؒ نے بھی آپ کے متعلق فرمایا ہے کہ۔ "سید قاسم مجتہد ہے"۔ چنانچہ حضرت شاعر منور میاں صاحبؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ ؎

ایک دن صحبت مرشد میں بہ پیش محراب — سجدہ گہ شب کے اندھیرے میں ہوئی تھی نایاب
آپ نے اُٹھ کے بچھا دی دمِ بُراق ثیاب — قبلۂ نور محمد نے یہ فرمایا خطاب
مجتہد سیّد قاسم ہے کیا مسئلہ حل

حضرت مجتہد گروہؒ کے زمانے سے لے کر اب تک جتنے صادقین متقین اور علماء باعمل یعنی محافظین حدود شریعت و طریقت گزرے آپ کے اجتہاد پر متفق ہیں اور آپ کے اقوال کو بر موقع حجت میں پیش فرمایا ہے۔

نیز ایک قلمی رسالہ میں جس کو حقیر کے پیر و مرشد حضرت مولوی منور میاں صاحبؒ نے اپنے قلم سے تحریر فرمایا ہے۔ منقول ہے کہ حضرت مجتہد گروہؒ کی خدمت و صحبت میں نو سو تارکانِ دنیا طالبان مولیٰ تھے جن میں احقر کے جدِ اعلیٰ حضرت بندگی میاں سید شاہ محمدؒ بھی شامل اور حضرتؒ کے خلیفوں میں داخل ہے۔

از احقر دلاور

مجمع الآیات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الرؤف الرحمٰن علی سائر
الجن والانسان ان ارسل رسولہ
وعلمہ القرآن ھو النبی عظیم الشان
ثم خلق الانسان وعلمہ البیان ھو
المھدی اخر الزمان صلی اللہ علیھما
وعلی الھما واصحابھما اجمعین
لیدبروا ایاتہ ولیتذکر اولوا
الالباب۔ (جزء ۲۳ رکوع ۱۲)

امابعد:۔ بداں اے عزیز کہ حضرت امام
علیہ السلام بالہام اللہ چند آیات کلام اللہ
بمعلوم اللہ فرمودہ اند کہ ایں آیت درحق
من است کہ ایں آیت درحق قوم من است
چنانچہ بندگیمیاں ملک جی رضی اللہ عنہ فرمودہ اند
؎ چوں نص افمن کان علی بینۃ اصدق
شدہ دگر اشہاد وی وقوم وی از حق
وازبان بعضے فضلا بیشتر ازیں نیز مسموع است

تمام تعریف اللہ کے لئے ثابت ہے جو بڑا مہربان
رحم کرنے والا ہے جس نے بھیجا اپنے رسول کو تمام
جن وانس پر اور اس کو قرآن کی تعلیم دی وہ بڑی
شان کا نبیؐ ہے پھر پیدا کیا (نبی کے جیسا) انسان
اور اس کو قرآن کے بیان کی تعلیم دی وہ
مہدی آخر الزمان ہے اللہ کی رحمت ہو اُن دونوں
پر اور اُن کی سب آل واصحاب پر تاکہ لوگ غور کریں
اس کی آیتوں میں اور نصیحت پکڑیں عقل مند لوگ۔

امابعد۔ جان اے عزیز کہ حضرت امام علیہ السلام
نے کلام اللہ کی چند آیتوں کو جو اللہ کی طرف سے
بذریعہ الہام معلوم ہوئیں فرمایا ہے کہ یہ آیت
میرے حق میں ہے اور یہ آیت میری قوم (صحابہؓ)
کے حق میں ہے چنانچہ حضرت بندگیمیاں ملک جیؓ
صحابی مہدیؑ نے فرمایا ہے کہ افمن کان علی
بینۃ کی نص کے مانند اٹھارہ شہادتیں مہدیؑ
اور قوم مہدی پر منجانب حق صادق آتی ہیں

؎ بندگی میاں ملک جی مہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امام مہدی موعودؑ کی شان میں تحریر فرمایا ہے کہ۔

ای کہ تنِ تو جان روانہا + بوی وصالت محی جانہا
جوہر جانت کان عوالم + حامل روح اقدس اعظم
ختم ولایت بر تو مسلم + دور تو افضل جملہ زمانہا
(ملاحظہ ہو دیوان مہریؒ مطبوعہ)

اے امام مہدی موعودؑ آپ کا جسم مبارک تمام جانوں
کی جان ہے اور آپ کے وصال کی خوشبو تمام جانوں
کو زندہ کرنے والی ہے اور آپ کی روح کا جوہر دونوں
جہاں کا معدن ہے جو روح مقدس اعظم جبرئیل کا

جزوی ازان کہ در سمع این فقیر بود جمع آن سعی نمود بامید آنکہ اگر در نظر صاحب تصدیق در آید بمحبت نام مہدی علیہ السلام مولف این مجمع الآیات والنقول را دعای خیر نماید در ہر جا کہ خطا وسہو یابد آنرا بدامن عفو بپوشد و در اصلاح آں کماینبغی کوشد و در افشاء عیب این مؤلف نکوشد پس بعضے آیات کہ در حق محبوب ودود مہدی موعودؑ آمدہ است

قولہ تعالیٰ افمن کان علیٰ بینۃ من ربہ الآیہ نقلست کہ امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام در بیان این آیت مراد اللہ بتعلیم اللہ و بامر اللہ فرمودہ اند کہ این من خاص است مراد ازین من ذات من است کہ مہدی موعود ام و مراد از بینۃ ولایۃ محمدی است کہ باطن محمدؐ است وعین

اور بعضے اہل فضل بزرگوں کی زبان سے ان سے زائد سنی گئی ہیں ۔ فقیر کی سنی ہوئی آیتوں میں سے چند آیتوں کو جمع کرنے کی کوشش کی گئی ۔ اس امید پر کہ اگر صاحب تصدیق معائنہ کرے تو مہدیؑ کے نام کی محبت سے اس رسالہ مجمع الآیات والنقول کے مؤلف کو دعائے خیر کرے اور جہاں کہیں (مؤلف کے بیان میں) خطا اور سہو پائے اس کو دامن عفو میں چھپائے اور حتی الامکان اس کی اصلاح کی کوشش کرے ۔ اس مؤلف کے عیب کو ظاہر کرنے کی کوشش نہ کرے پس بعض آیتیں جو محبوب ودود امام مہدی موعودؑ کے حق میں آئی ہیں ۔ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ افمن کان علی بینۃ من ربہ الآیہ ـــــ

(تکملہ حاشیہ صفحہ ۳)

حال ہے اور یہ بات مسلم ہے کہ آپ پر ولایت مصطفیٰ ختم ہوگئی اور آپ کا زمانہ تمام زمانوں سے افضل ہے ۔

حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے فتوحات مکی میں تحریر فرمایا ہے کہ ۔

فما یحکم المہدی الا بما یلقی الیہ الملک من عند اللہ تعالیٰ الذی بعثہ اللہ لیسددہ وذالک ھو الشرع الحقیقی المحمدی الذی لو کان محمد صلی اللہ علیہ وسلم حیا ورفعت الیہ تلک النازلۃ لم یحکم فیھا الا بحکم المہدی فعلمان ان ذالک ھو الشرع المحمدی فحرم علیہ القیاس مع وجود النصوص التی منحہ اللہ تعالیٰ ایاھا ولذا قالؐ فی صفتہ یقفو اثری ولا یخطی فعرفنا انہ متبع لا مشرع ۔

پس مہدی وہی حکم فرمائیں گے جو فرشتے کے ذریعہ سے آپ پر اللہ کی طرف سے نازل کیا جائے گا ـــــ تاکہ مضبوط کرے آپ کو اور یہی شرع حقیقی محمدی ہے تا آنکہ آنحضرتؐ اگر زندہ ہوتے اور مہدی علیہ السلام کو دیئے ہوئے احکام آنحضرتؐ کے سامنے پیش کئے جاتے تو آنحضرتؐ وہی حکم فرماتے جو مہدیؑ نے فرمایا تھا ۔ اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ مہدیؑ کا حکم بعینہ شرع محمدی ہے پس جب اسطرح کے نصوص (تعلیمات) آپکے پاس موجود ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپکو عطا فرمائے ہیں تو آپ کو جائز نہیں ہے کہ آپ (باوجود ان الٰہی تعلیمات کے) قیاس پر عمل فرمائیں اور اسی واسطے

نور اللہ است کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا من نور اللہ بدان کہ این مرتبہ ایست مسمی باسامی بسیار و مخاطب بخطاب ہائے بیشمار چوں ولایۃ اللہ وحجۃ اللہ۔ وبینۃ اللہ و روح اللہ ونور اللہ وولایۃ محمدی ونور محمدی وباطن محمدی ومخدوم سرفراز سید محمد گیسو دراز در بحر المعانی فرمودہ اندر امر حدیث انا مدینۃ العلم وعلی بابھا ای انا مدینۃ العلم الولایۃ یعنی من شہرستان علم ولایت ام وعلی دروازۂ آن شہرستان است تا باید دانست کہ حضرت نبی علیہ السلام علی کرم اللہ وجہہ را کہ دروازۂ علم شہر ولایۃ فرمودند این اشاراتی است کہ ظہور ولایت از نسل حضرت علی است رضی اللہ عنہ و وقتی گفت علیہ السلام الولایۃ منی و وقتی گفت علیہ السلام المہدی منی اجلی الجبھۃ اقنی الانف مقرون الحاجبین انہ یقفو اثری ولا یخطی۔ ازیں ہر دو حدیث ظاہر شد کہ ولایت ومہدی خطاب عالی صفات امام آخر الزماں است۔ کذا قال علی کرم اللہ وجہہ قلت یا رسول اللہ امنا المہدی ام من غیرنا فقال رسول اللہ بل منا یختم اللہ بہ الدین ای اظہرہ باتم الظہور فی زمانہ واوصل اصحابہ فی منازل المقربین والصدیقین فمنھم اہل المشاہدۃ والمعاینۃ والمکالمۃ ولکن لا یعرفھم الا اللہ واولیاءہ کما قال النبی صلعم اولیائی تحت قبائی لا یعرفھم غیری۔ اخرجہ جماعۃ من الحفاظ

نقل ہے کہ امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس آیۃ کے بیان کے وقت اس آیۃ سے اللہ کی جو مُراد ہے اللہ کی تعلیم اور اللہ کے حکم سے فرمایا ہے کہ یہ مَنْ خاص ہے اس مَنْ سے مراد میری ذات ہے کہ میں مہدی موعود ہوں اور بَیِّنَۃٌ سے مراد محمدؐ کی ولایت ہے جو محمدؐ کا باطن ہے اور عین اللہ کا نور ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ کے نور سے ہوں۔ جان کہ یہ 'بینۃ' ایک ایسا مرتبہ ہے کہ بہت سے ناموں سے موسوم اور بے شمار خطابوں سے مخاطب ہے۔ مثلاً ولایت اللہ۔ حجۃ اللہ۔ بینۃ اللہ۔ روح اللہ۔ نور اللہ۔ ولایت محمدیؐ۔ نور محمدیؐ۔ باطن محمدیؐ اور مخدوم سرفراز سید محمد گیسو درازؒ نے بحر المعانی میں حدیث انا مدینۃ العلم وعلی بابھا کی توضیح انا مدینۃ العلم الولایۃ فرمائی ہے یعنی آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ میں ولایت کے علم کا شہر ہوں اور علی اس شہر کا دروازہ ہے۔ جاننا چاہیئے کہ آنحضرت نے علی کرم اللہ وجہہ کو شہر ولایت کے علم کا دروازہ فرمایا ہے۔ اس فرمان سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ولایت (ذات مہدیؑ) کا ظہور حضرت علیؓ کی نسل سے ہوگا۔ ایک وقت آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ولایت مجھ سے ہے اور ایک وقت فرمایا کہ مہدیؑ مجھ سے ہے۔ روشن پیشانی، بلند بینی اور جڑے بھوں رکھنے والا ہے اور میرے قدم بقدم چلیگا اور خطا نہیں کریگا۔ ان دونوں حدیثوں سے ظاہر ہوا کہ ولایت اور مہدی امام آخر الزماں کی ذات عالی صفات کے خطاب ہیں۔ جیسا کہ علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ سے کہا کہ کیا مہدی ہم سے ہوگا یا ہمارے غیر سے تو رسول اللہؐ نے فرمایا بلکہ ہم سے ہوگا۔ اللہ ختم کریگا دین کو اس پر یعنی ظاہر کریگا اس سے دین کو

حاشیہ
(بقیہ صفحہ ۴)

آنحضرتؐ نے آپؑ کی شان میں فرمایا ہے کہ وہ (مہدیؑ) میرے نشان قدم پر چلیگا اور خطا نہیں کریگا۔ پس ہمکو معلوم ہوا کہ مہدیؑ تابع ہیں نئی شریعت لانیوالے نہیں۔

فی کتبھم منھم ابو القاسم الطبرانی و ابو نعیم
الاصفہانی و آنچہ فرمود علیہ السلام یا علی من
کنت مولاہ فانت مولاہ لحمک لحمی دمک
دمی وقال علیہ السلام انا و علی من نور
واحد ۔ تا در صلب عبد المطلب بود این ہمہ اشارات
بآن ولایۃ مصطفوی است آنکہ ظہور آن ولایۃ از
جانب علی کرم اللہ وجہہ پس معنی ۔ افمن کان علیٰ
بینۃ من ربہ آیا پس کسے کہ باشد بر ولایۃ محمدیؐ از
پروردگار خود بیواسطہ یعنی مہدی علیہ السلام ۔ ھل یستوی
مع من یاخذ من مشکوٰتہ آیا ہست کہ برابر باشد
باکسے کہ از طاقچہ مہدی آنرا بگیرد ۔ کما قال فی الفصوص
فانہ اخذ من المعدن الذی یاخذ منہ
الملک الذی یوحی بہ الی الرسول فان
فھمت ما اشرت بہ فقد حصل لک
العلم النافع و نیز گفت ولا یراہ احد من
الاولیاء الا من مشکوٰۃ الولی الخاتم حتیٰ
ان الرسول لا یرونہ متی راوا الا من مشکوٰۃ
خاتم الاولیاء فان الرسالۃ والنبوۃ اعنی
نبوۃ التشریع و رسالتہ تنقطعان والولایۃ

کامل طور پر اس کے زمانہ میں اور پہنچائے گا ۔ اس کے
اصحاب کو مقربین اور صدیقین کے مقام پر پس ان میں
میں سے بعض اہل مشاہدہ اہل معائنہ اور اہل مکاشفہ
ہوں گے ۔ لیکن ان کو اللہ اور اولیاء اللہ کے سوا دوسرا
نہیں پہچانے گا ۔ جیسا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میرے اولیا
میری قبا میں ہیں نہیں پہچانے گا ان کو میرا غیر اس روایت
کو بیان کیا ہے ۔ حفاظ کی ایک جماعت نے اپنی کتابوں
میں ان میں سے ابو القاسم طبرانی اور ابو نعیم اصفہانی ہیں
اور آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اے علی میں جس کا مولا ہوں
تو اس کا مولا ہے تیرا گوشت میرا گوشت ہے ۔ تیرا
خون میرا خون ہے اور آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں اور
علی ایک نور سے ہیں جب تک عبد المطلب کے صلب میں
تھے ۔ یہ تمام اشارے اس ولایت مصطفوی کی طرف
ہیں جس کا ظہور علی رضی اللہ عنہ کی جانب سے ہوتا تھا
پس افمن کان علیٰ بینۃ من ربہ کا معنی یہ
ہے کہ آیا پس جو شخص کہ اپنے پروردگار کی طرف سے
بغیر کسی واسطے کے ولایت محمدیؐ (کے منصب) پر ہوگا
یعنی مہدیؑ ۔ ھل یستوی مع من یاخذ من مشکوٰتہ
کیا برابر ہوگا اس کے ساتھ جو لیتا ہے (فیض کو) مہدیؑ
کی مشکوٰۃ سے جیسا کہ کہا فصوص میں بیشک وہ لیا اسی
معدن سے جس سے لیتا ہے وہ فرشتہ کہ وحی کرتا ہے
بذریعہ اس کے رسول کی طرف اگر تو سمجھ گیا اس چیز
کو جس کا میں نے اشارہ کیا ہے تو تجھے علم نافع حاصل
ہوگیا ۔ اور نیز فرمایا نہیں دیکھے گا اس کو کوئی شخص
اولیاء میں سے مگر ولی خاتم کی مشکوٰۃ سے یہاں تک کہ
پیغمبر نہیں دیکھیں گے ۔ اس کو تب جس وقت کہ دیکھیں
گے مگر خاتم الاولیاء کی مشکوٰۃ سے کیونکہ رسالت اور
نبوت یعنی نبوت تشریعی اور آپ کی (آنحضرتؐ کی) ۔
رسالت تشریعی یہ دونوں

لاینقطع فالمرسلون من کونهم
اولیاء لایرون ماذکرناه الا من
مشکوٰة خاتم الاولیاء فکیف من
دونهم من الاولیاء وان کان خاتم
الاولیاء تابعا فی الحکم لما جاء به

خاتم الرسل من التشریع ویتلوه
شاهد منه و در پی آید اورا گواهی
دهنده یعنی قرآن بر صدق وی از پروردگار
وی چنانچه گواهی داد بر صدق نبینا

منقطع ہو جائیں گے اور ولایت منقطع نہ ہوگی پس مرسلین
اس وجہ سے کہ وہ اولیاء بھی ہیں نہیں دیکھینگے اس
کو جس کا ہم نے ذکر کیا مگر خاتم الاولیاء کی مشکوٰۃ
سے پس ان کے سوا دوسرے اولیاء بغیر اس مشکوٰۃ کے
کس طرح دیکھ سکتے ہیں اگرچہ خاتم الاولیاء حکماً تابع ہے
اُن احکام شریعت کے جن کو
خاتم الرسل نے لایا ویتلوہ شاھد منہٗ
اور اس کے (مہدی کے) پیچھے آتا ہے گواہی دینے
والا یعنی قرآن مہدی کے پروردگار کی طرف سے
مہدی کی سچائی کی گواہی دینے والا جیسا کہ قرآن
نے ہمارے نبی کی سچائی پر گواہی دی۔

سلہ یہاں اگر یہ شبہ پیدا ہو کہ جب آنحضرتؐ کی نبوت اور رسالت تشریعی منقطع ہو گئی تو امام مہدی موعودؑ خلیفۃ اللہ ہمسر رسول اللہؐ باطناً نبی کیسے؟ تو کہا جاتا ہے کہ حضرت میاں عبدالغفور سجاوندیؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ

والسادس عشر فی سورۃ الجمعۃ فی
الربع الثالث من الجزء الثامن و
العشرون قوله تعالی واخرین
منهم لما یلحقوا بهم۔ روی عن المهدی
الموعودؑ انه قال ان الله تعالی امرلی
ان المراد من قوله تعالی واخرین
منهم قومك فقط ومن الرسول منهم
ذاتك اقول الحق ماقال لان هذا
المعنی ظاهر فی بیان الآیة لان
قوله تعالی واخرین منهم معطوف
علی الامیین والمعنی هو الذی
بعث فی الامیین رسولا وهو
محمد صلی الله علیه وسلم وفی اخرین
رسولا وهو المهدی الموعودؑ
لما یلحقوا بهم یدل علی سوف یاتی فی اخر الزمان

اور سولھویں آیۃ اٹھائیسویں جز میں سورۃ جمعہ کے
تیسرے ربع میں ہے اللہ تعالی فرماتا ہے واخرین
منھم لما یلحقوا بھم (اور بھیجا آخرین میں
انھیں میں سے جو نہیں ملے امیین سے) امام مہدی موعودؑ
سے مروی ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے مجھ کو
فرمایا کہ قولہ تعالی واخرین منھم سے مراد فقط
تیری قوم ہے اور من الرسول منھم (ان میں
کے رسول مقدر) سے مراد تیری ذات ہے۔ میں
کہتا ہوں کہ حق وہی ہے جو مہدی موعودؑ نے
فرمایا کیونکہ یہ معنی ظاہر ہیں آیت کے بیان
میں اس لئے کہ اللہ کا قول واخرین منھم
معطوف ہے امیین پر اور معنی یہ ہیں کہ وہ خدا
جس نے بھیجا رسول کو امیین میں وہ رسول محمدؐ
ہیں اور بھیجا اخرین میں رسول کو وہ رسول
مہدی موعود ہیں لما یلحقوا بھم دلالت کرتا ہے

ومن قبلہ کتاب موسیٰ۔ وپیش از قرآن
کتاب موسیٰ ہم شاہد است بدانکہ پیش از قرآن
عیسیٰ علیہ السلام است نہ کہ کتاب موسیٰ
بذکر این کتاب موسیٰؑ ثابت شد کہ مراد ازاین
کتاب موسیٰ کتبہاء انبیاء پیشین شاہد اند
مثل شہادت قرآن کما روی عن

اور قرآن سے پہلے موسیٰ کی کتاب بھی گواہی دینے
والی ہے۔ جان کہ قرآن سے پہلے عیسیٰ ہیں (عیسیٰ
کی کتاب ہے) موسیٰ کی کتاب نہیں ہے۔
آیۃ شریفہ میں کتاب موسیٰؑ کے ذکر سے ثابت
ہوا کہ اِس کتاب موسیٰؑ کے ذکر سے مراد یہ ہیکہ
اگلے انبیاءؑ کی ساری کتابیں قرآن کی شہادت

سلسلہ حاشیہ ص ۷ :۔ ھم قوم المھدی
الموعودؑ کما قال بمراد اللہ تعالیٰ الخ
(ملاحظہ ہو) ہجدہ آیات مؤلفہ حضرت میاں عبد الغفور
سجاوندیؒ۔

آنے والی قوم پر وہ مہدی موعودؑ کی قوم ہے۔
جیسا کہ مہدی موعود علیہ السلام نے اللہ کی مراد بیان
فرمائی ہے۔

حضرت میاں عالم باللہؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ :۔
ثم اعلم یا اخی ان المھدی ادعیٰ فی حقہ
وحق قومہ ایات کثیرۃ ومنھا قولہ
تعالیٰ واٰخرین منھم لما یلحقوا
بھم (ملاحظہ ہو منہاج التقویم مولفہ حضرت بندگی
عبد الملک سجاوندی عالم باللہؒ

پھر جان اے بھائی تحقیق کہ مہدی علیہ السلام نے
اپنے حق میں اور اپنی قوم کے حق میں بہت سی آیتیں
بیان فرمائی ہیں اور منجملہ ان آیات کے اللہ
تعالیٰ کا قول واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم ہے

حضرت مجتہد گروہ رحؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ :۔
و در کشف الحقائق تحت قولہ تعالیٰ و
اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم میگوید
فالمراد من رسول الاٰخر المھدی صلعم
و در ویلمی میگوید فی الامیین رسولا وھو
محمد صلعم وفی الاٰخرین رسولا و
ھو المھدی صلعم فثبت ما قلنا
انہ مسطور فی الکتب ومذکور
مع الرسل (ملاحظہ ہو ام الاولہ مولفہ حضرت
مجتہد گروہ رحؒ) کما روی عن کعب الاحبار
قال انی لاجد المھدی مکتوبا فی اسفار
الانبیاء الخ (ملاحظہ ہو سراج الابصار)

اور کشف الحقائق میں اللہ تعالیٰ کے قول واٰخرین
منھم لما یلحقوا بھم کے تحت کہتا ہے
کہ پس رسول آخر سے مراد مہدیؑ ہے اور ویلمی
میں کہتا ہے کہ فی الامیین رسولا میں رسول
محمدؐ ہیں اور آخرین میں رسول مہدی ہیں پس ہماری
بات ثابت ہوگئی وہ یہ کہ مہدی کا ذکر اللہ کی کتابوں
میں مسطور اور اللہ کے رسولوں کے ساتھ مذکور ہے۔
چنانچہ کعب الاحبارؒ نے فرمایا کہ بیشک میں پاتا ہوں
مہدی کو لکھا ہوا انبیاء کی کتابوں میں۔

کعب الاحبار قال انی لاجد المھدی مکتوبا فی اسفار الانبیاء ما فی حکمہ ظلم ولا عیب (اخرجہ الامام ابو عبد اللہ نعیم بن حماد) اماما ورحمۃ دراں حال کہ آں مہدی امام جمیع ائمۂ امت است و امامت وی ابراہیم علیہ السلام از حق تعالیٰ

خواستہ است وفتی فرمود سبحانہٗ تعالیٰ

کی طرح مہدیؑ کی گواہی دینے والی ہیں چنانچہ کعب الاحبارؒ نے فرمایا کہ بیشک میں پاتا ہوں مہدی کو لکھا ہوا انبیاء کی کتابوں میں اس کے حکم میں ظلم اور عیب نہیں ہے۔ اس روایت کو امام ابو عبد اللہ نعیم ابن حماد نے بیان کیا ہے اماما ورحمۃ۔ دراں حالیکہ وہ مہدیؑ امت کے تمام اماموں کا امام ہے اور ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے مہدی کی امامت کے لئے

حاشیہ بسلسلہ گذشتہ۔ حضرت میاں سید شہاب الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت میاں جنیدرحؒ کے مولفہ عربی رسالہ ثبوت امام مہدی موعودؑ کے حوالہ سے تحریر فرمایا ہے کہ

باز مصنف رسالہ می فرماید کہ والثالث ان بعث النبیؑ علی نوعین بعث الاولیٰ وبعث الآخرۃ کقولہٖ تعالیٰ ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم الی قولہٖ واخرین منھم لما یلحقوا بھم وقولہٗ اخرین معطوف علی الامیین ای بعث اللہ رسولا فی الاخرین منھم لما یلحقوا بھم فالمراد من الرسول الاخر المھدی الخ (ملاحظہ ہو مستطاب مؤلفہ حضرت میاں سید شہاب الدین شہیدرحؒ)

پھر مصنف رسالہ یعنی حضرت میاں جنیدرحؒ نے فرمایا ہے کہ سوم وہ ہے تحقیق کہ بعث نبی دو قسم پر ہے بعث اول اور بعث آخر مانند قول اللہ تعالیٰ کے ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم سے اللہ تعالیٰ کے قول و آخرین منھم لما یلحقوا بھم تک اور اللہ تعالیٰ کا قول و آخرین معطوف ہے امیین پر یعنی پیدا کیا اللہ نے رسول کو آخرین میں ان ہی میں سے جو نہیں ملے امیین سے پس رسول آخر سے مراد مہدی علیہ السلام کی ذات ہے۔

حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ ولایت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریر فرمایا ہے کہ

فان قیل ما المعنی یواطی اسمہ اسمی و کنیتہ کنیتی قلنا المھدی یکون موصوفا بجمیع صفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صورۃً و معناً و یکون مظھر الاسماء الالٰھیۃ کلھا کما کان رسول اللہ صلعم

ملاحظہ ہو بعض الآیات مولفہ حضرت شاہ خوندمیرؓ

اور اگر کہا جائے کہ فرمان رسولؐ "میرا نام اس کے نام کے موافق ہوگا اور میری کنیت اس کی کنیت کے موافق ہوگی" کا کیا معنی ہے تو ہم کہتے ہیں کہ مہدیؑ رسولؐ اللہ کی تمام صفات ظاہری اور باطنی سے موصوف ہوگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح تمام اسماءِ الٰہیہ کا مظہر ہوگا۔

حضرت شاہ خوندمیرؓ نے لفظ قلنا (ہم کہتے ہیں) جو فرمایا ہے اس ہم کہتے ہیں سے مراد یہ ہے کہ ہم مہدیؑ کے تمام اصحاب کہتے ہیں کہ مہدیؑ رسولؐ کی طرح تمام صفات ظاہری اور باطنی سے موصوف ہوگا الخ اسی لئے حضرت مجتہد گروہ رحؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ۔

انی جاعلك للناس اماما قال ومن ذریتی ۔ (جز ۱ رکوع ۱۵) یعنے گفت ابراہیم علیہ السلام ۔ اجعل من ذریتی اماما کما جعلتنی اماما آن امام امام مہدی است و رحمت حق است برائے رہانیدن امت از ہلاکت کما اخبر نبینا علیہ السلام کیف تهلك امتی انا فی اولها وعیسٰی فی آخرها والمهدی من اهل بیتی

درخواست فرمائی ہے جبکہ خدائے پاک وبرتر نے فرمایا کہ میں بنانے والا ہوں تجھ کو لوگوں کا امام ۔ (تو ابراہیمؑ نے) کہا اور میری اولاد میں سے یعنی ابراہیمؑ نے کہا کہ بنا میری اولاد میں سے ۔ امام جیسا کہ تونے مجھے امام بنایا وہ امام امام مہدی ہے ۔ اور امت کو (دنیا طلبی کی) ہلاکت سے بچانے کیلئے اللہ کی رحمت ہے جیسا کہ ہمارے نبیؐ نے خبر دی ہے کہ ۔ کیونکر ہلاک ہوگی میری امت، میں اس کے اول میں ہوں اور عیسٰی اس کے آخر میں ہے، اور مہدی میرے اہل بیت سے ہے

حاشیہ سلسلہ گذشتہ اتفاق اصحاب حضرت میراں علیہ السلام ایں است کہ محمدؐ و مہدی علیہما السلام یک ذات اند موصوف بجمیع صفات اند مومناں دریافتند کوردلاں نشناختند (ملاحظہ ہو تسویت الخاتمین) ۔

حضرت مہدی علیہ السلام کے تمام اصحابؓ کا اتفاق یہ ہے کہ محمد اور مہدی علیہما السلام ایک ذات ہیں اور تمام صفتوں سے موصوف ہیں مومنوں نے (اس بات کو) جان لیا کورباطنوں نے نہیں پہچانا ۔

نیز حضرت مجتہد گروہ رح نے تحریر فرمایا ہے کہ :۔

فی الجملہ تحقیق شد کہ محمد و مہدی علیہما السلام یک ذات اند موصوف بجمیع صفات اند عارفان دریافتند کوردلاں نہ شناختند (ملاحظہ ہو میزان العقائد منبع الفوائد مولفۂ حضرت مجتہد گروہ رح)

فی الجملہ یہ بات پایۂ تحقیق کو پہنچ گئی ہے کہ محمد اور مہدی علیہما السلام ایک ذات ہیں موصوف بجمیع صفات ہیں عارفوں نے اچھی طرح سے جان لیا کور دلوں نے پہچانا تک نہیں ۔

کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم المهدی رجل عزیز لا یعرفه الا العارفون (ملاحظہ ہو انصاف نامہ)

جیساکہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مہدی ایک عزیز (غالب) مرد ہوگا جس کو عارفین ہی پہچانیں گے ۔

امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ ہمسر رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ

آن جا ہم بے واسطہ فرمان حق تعالیٰ بود اما پیغمبر بر دعوی آن مامور نبودند و ایں جا ہم جبرئیل است اما دعوی جبرئیل نیست (ملاحظہ تسویت الخاتمین)

وہاں بھی (پیغمبر کے پاس بھی) بیواسطہ فرمان خدا تھا لیکن پیغمبرؐ اس دعوی پر مامور نہ تھے اور یہاں بھی (مہدی کے پاس بھی) جبرئیلؑ ہیں لیکن

امام علیہ السلام کے فرمان بالا کے تحت حضرت مجتہد گروہ رح نے تحریر فرمایا ہے کہ پیغمبرؐ ظاہراً نبی اور باطناً ولی ہیں ۔ اسی طرح مہدیؑ ظاہراً ولی اور باطناً نبی ہیں کیونکہ مہدیؑ آگاہ کرنیوالا ہے ۔۔

فی وسطھا۔ پس آنانکہ مخاطب بخطاب اُولی الالباب۔ اند وموصوف بہ صفت یحبھم ویحبونہ وقاتلوا وقتلوا اند اولئک یومنون بہ ایشانند کہ بگروند آن مہدی موعود حق را کہ مفضل است بافضل بیحد ومکرم است باکرامت بیعد۔ ومن یکفر بہ من الاحزاب وہرکہ نہ گرود وکافر شود باو ازہر گروہ کہ باشد خواہ ازعلماء خواہ از صلحا خواہ ازملوک خواہ ازسلاطین خواہ ازاغنیا خواہ ازمساکین فالنار موعدہ۔

پس آتش دوزخ است وعدہ گاہ او یعنی منکران مہدیؑ را۔ فلاتک فی مریۃ منہ۔ پس مباش تو اے محمدؐ درشک از بعث آن مہدی کہ موعود است بتو۔

انہ الحق من ربک بدرستی کہ آن وعدہ راست ودرست است۔

اس کے درمیان ہے۔ پس جو لوگ منجانب اللہ اولی الالباب (صاحبانِ عقل) کے خطاب سے مخاطب ہیں اور یحبونھم ویحبونہٗ (وہ قوم اللہ کو دوست رکھے گی اور اللہ اس کو دوست رکھیگا) اور قاتلوا وقتلو (لڑے اور مارے گئے) کی صفات سے متصف ہیں۔ اولئک یومنون بہ۔ یہ سب مہدی موعود کی ذات حق کی تصدیق کرتے ہیں جو برتری دیا گیا ہے بے حد فضل سے اور اکرام کیا گیا ہے بے شمار کرامت سے ومن یکفر بہ من الاحزاب اور جو شخص تصدیق نہ کرے اور مہدی کے حق ہونے کو چھپائے خواہ کسی گروہ سے ہو خواہ علماء سے ہو یا صلحا سے ملوک سے ہو یا سلاطین سے اغنیا سے ہو یا مساکین سے۔ فالنار موعدہ پس دوزخ کی آگ ہے اس کا ٹھکانہ یعنے منکران مہدیؑ کے لئے فلاتک فی مریۃ منہ۔ پس تو اے محمد اس مہدیؑ کے پیدا ہونے سے شک میں مت ہو جس کا

حاشیہ بسلسلہ گذشتہ خلق کو حق تعالیٰ کی طرف سے اور اللہ کی حجت ہے خلق پر مانند انبیاء کے اور منجانب اللہ آیا ہے الخ (ملاحظہ ہو تسویت الخاتمین)

توضیع بالا کے تحت جمہور مہدویہ کا یہ اعتقاد ہے کہ "پیغمبر ظاہراً نبی اور باطناً ولی ہیں اور مہدی ظاہراً ولی اور باطناً نبی ہیں"۔ (ملاحظہ ہو شرح سراج الابصار مؤلفہ حضرت میاں سید حسین عالمؒ و ملاحظہ ہو حرز المصلین مؤلفہ حضرت میاں سید زین العابدینؒ و ملاحظہ ہو ماہیۃ التصدیق مؤلفہ حضرت میاں سید شہاب الدین شہیدؒ) پس جو شخص امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ ہمسر رسول اللہ کو باطناً نبی نہیں مانتا اور باطناً صفت نبوت سے متصف نہیں جانتا وہ فرمانِ خدا اور فرمان رسول و مہدی علیہما السلام واجماع صحابہ وجمہور مہدویہ کے مسلمہ ومتفقہ عقیدہ کا مخالف ہے۔ رحم اللہ علیٰ من انصف۔

لہ لاولی الالباب الذین یذکرون اللہ قیاماً وقعوداً وعلی جنوبھم و یتفکرون (بہتیری نشانیاں ہیں) عقلمندوں کے لئے جو اللہ کا ذکر کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے اور فکر کرتے ہیں۔

از پروردگار تو البتہ ظہور دی در اہل بیت تو خواہد شد کذالک قال النبی علیہ السلام لو لم یبق من الدنیا الا یوم واحد لطول اللہ ذلک الیوم حتیٰ یبعث فیہ رجل من

اھل بیتی یواطی اسمہ اسمی و اسم ابیہ اسم ابی ولکن اکثر الناس لا یومنون۔ ولیکن بیشتر مردمان ایمان نیارند اے ناگردیدن خلائق دلیل است (جز۱۲ رکوع ۲) از قرآن بر صدق مہدیت حضرت میراں سید محمد مہدی موعود علیہ السلام۔

ایضاً قولہ تعالیٰ قل ھذہٖ سبیلی ادعوا الی اللہِ علیٰ بصیرۃ یعنی بگو اے حبیب برگزیدۂ ما این راہ من است کہ می خوانم مردمان را سوی خدائتعالیٰ بر بینائی۔ انا و من اتبعنی من و کسیکہ تابع تام من است یعنی مہدی علیہ السلام کہ او ہم دعوت کند سوئے خدائتعالیٰ بر بصیرت نقلست از مہدی علیہ السلام کہ این من خاص است کہ دلالت این بر ذات من است نہ بر دیگرے اگر گوئی کہ لفظ من مطلق است دلالت میکند بر ہر تابع پس چگونہ دانستہ شود کہ این من خاص است در حق مہدی علیہ السلام گوئیم کہ لفظ مومنین مطلق است دلالت میکند بر ہر گروندہ اما از لسان معجز بیان مخبر صادق ثبوت یافتہ

وعدہ تیرے ذریعہ سے کیا گیا ہے۔ انہ الحق من ربک تحقیق کہ وہ وعدہ جو تیرے پروردگار کی جانب سے کیا گیا ہے صحیح اور درست ہے البتہ (اُسکا) ظہور تیری اہل بیت سے ہوگا اسی طرح نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ اگر باقی نہ رہے دنیا سے مگر ایک ہی دن تو اللہ اس دن کو دراز کر دے گا یہاں تک کہ پیدا کریگا اس دن ایک مرد کو میری اہل بیت سے اس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے موافق ہوگا۔ ولکن اکثر الناس لا یومنون ۔ ولیکن بہت سے لوگ ایمان نہیں لاتے۔ مخلوق کا ایمان نہ لانا بھی قرآن سے حضرت میراں سید محمد مہدی موعود ؑ کی مہدیت کی سچائی کی دلیل ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل ھذہٖ سبیلی ادعوا الی اللہ علیٰ بصیرۃ یعنی کہدو اے ہمارے برگزیدہ حبیب کہ یہ میری راہ ہے بلاتا ہوں لوگوں کو خدائتعالیٰ کی طرف بینائی پر۔ انا و من اتبعنی میں اور جو میرا تابع تام ہے۔ یعنی مہدی ؑ کہ وہ بھی بلائے گا خدائے تعالیٰ کی طرف بینائی پر مہدی علیہ السلام سے منقول ہے (آپ نے فرمایا) کہ یہ من خاص ہے، جو میری ذات پر دلالت کرتا ہے ــــ دوسرے پر نہیں اگر کہے تو کہ لفظ من مطلق ہے جو ہر ایک تابع پر دلالت کرتا ہے پس کیونکر جانا جاتا گیا کہ یہ من خاص مہدی ؑ کے حق میں ہے ـــ؟ تو ہم کہتے ہیں کہ مومنین کا لفظ مطلق ہے جو ہر ایک مومن پر دلالت کرتا ہے لیکن مخبر صادق (محمدؐ) کی زبان معجز بیان سے ثابت ہوا ہے کہ مومنین کا لفظ

ملاحظہ ہو تفسیر آیت (۱۱/۱۶/۱۱۰)

---

[1] انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین اٰمنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویوتون الزکوٰۃ وھم راکعون ـ جزء ۶ رکوع ۱۲ ـ بس تمہارا دوست تو اللہ اور اس کا رسول اور مومنین ہی ہیں جو نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں

کہ دلالت این خاص بر ذات عالی صفات علی کرم اللہ وجہہ است، ہمچناں از زبان خلیفۃ الرحمٰن مبین القرآن ثابت شد کہ در کلام ملک العلام لفظ من در ہژدہ آیات خاص دلالت می نماید بر ذات من کہ مہدی موعود ام وبحکم المطلق ینصرف الی الفرد الکامل نیز ثابت می شود کہ در تمام اُمت مرحومہ ہمچو او کسی نیست سخن وے حجت است لان المھدی حجۃ اللہ علی اھل زمانہٖ و ابو شکور سالمی در تمہید خویش می گوید والحجہ لایحتاج الی الحجۃ اخریٰ باوجود حجت دلائل قرآن آں در ہر محل بر صدق آں ذات انبیاء صفات محفوف ترگشتہ نور علی نور ساختہ اند۔ پس دعوت مہدی علیہ السلام عام باشد بر بصارت حق و بر مہدی علیہ السلام دعوت فرض است و سکوت حرام چنانچہ بر مصطفےٰ علیہ السلام دعوت فرض بودہ و بر ہمہ اولیاء سکوت لازم است جز مہدی علیہ السلام کہ بعث او موجب نجات امت است۔ بحکم حدیث کیف تھلک امتی انا فی اولھا الخ قولہٗ تعالیٰ واذابتلی ابراھیم ربہ بکلمات۔ (جزو ۱ رکوع ۱۵) وقتی کہ بیازمود ابراہیم علیہ السلام را پروردگار او بچند سخنہا۔ در تفسیر لباب گفتہ بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ آں پنج چیز اند و بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا دہ چیز اند وبقول ابن عباس

علی کرم اللہ وجہہ کی ذات عالی صفات پر خاص طور پر دلالت کرتا ہے اسی طرح خلیفۃ الرحمٰن مبین القرآن (مہدی موعودؑ) کی زبان سے ثابت ہوا ہے کہ کلام اللہ کی اٹھارہ آیتوں میں لفظ من خاص میری ذات پر دلالت کرتا ہے کہ میں مہدی موعود ہوں اور مطلق کا اطلاق فرد کامل پر ہوتا ہے کے حکم سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ تمام امت مرحومہ میں مہدی کے جیسا کوئی بھی نہیں اور مہدی کا قول حجت ہے اس لئے کہ مہدی حجۃ اللہ ہے اپنے تمام زمانہ والوں پر اور ابو شکور سالمی اپنی تمہید میں کہتے ہیں۔ کہ حجت نہیں محتاج ہوتی دوسری حجت کی۔ مہدی کی ذات باوجود حجت ہونے کے اس پر قرآنی دلائل ہر محل میں اس ذات انبیاء صفات کو جو گھیرے ہوئے ہیں نور علی نور کر دیئے ہیں۔ پس خدا کی بینائی پر مہدی کی عام دعوت ہوگی اور مہدیؑ پر دعوت فرض اور سکوت حرام ہے۔ چنانچہ مصطفےٰؐ پر دعوت فرض تھی اور مہدیؑ کے سوا تمام اولیا پر سکوت لازم ہے کیونکہ مہدیؑ کی بعثت امت کی نجات کا سبب ہے۔ اس حدیث کے حکم سے کہ کیونکر ہلاک ہوگی میری اُمت میں اس کے اول میں ہوں الخ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب ابراہیمؑ کے پروردگار نے ابراہیمؑ کو چند باتوں سے آزمایا۔ تفسیر لباب میں کہا ہے کہ:۔ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے وہ پانچ چیزیں ہیں اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے دس

بسلسلۂ گذشتہ صد ۱۲ درانحالیکہ وہ رکوع کرنے والے ہیں۔ اس آیۃ شریفہ میں لفظ اٰمنوا جمع کا صیغہ ہے جس کے معنی مومنین ہیں جو ہر ایک مومن پر دلالت کرتا ہے لیکن مخبر صادق رسول خداؐ نے یہاں مومنین سے خاص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ذات بیان فرمائی ہے۔ اسی طرح لفظ من اگرچہ کہ مطلق ہے لیکن خاص حضرت مہدی موعود خلیفۃ اللہ کی ذات اقدس پر دلالت

رضی اللہ عنہا آن سی سہام اند کہ ہمہ انبیاء علیہم
السلام پیروی آن کردہ اند و پیغمبر ما علیہ السلام
کہ بجا آوردہ آن چہل احکام اند دہ در سورۃ
توبہ ۔ التائبون العابدون (جزء ۱۱ رکوع ۲)
ودہ در سورۃ احزاب ۔ ان المسلمین والمسلمات
ودہ در سورۃ مومنون قد افلح المومنون (جزء ۲۲ رکوع ۲) و
دہ در سورۃ معارج الا المصلین الذین (جزء ۱۸)
ھم علی صلوتھم دائمون ۔
جزء ۲۹ رکوع ۷) فاتمھن جزء ۱ رکوع ۱۵
پس تمام کرد ابراہیم علیہ السلام آن ہمہ را
قال انی جاعلک للناس اماماً فرمود اللہ
تعالیٰ مر خلیل خود را بدرستیکہ من گردانندہ ام ترا
برائے مردمان پیشوا و رہنما در جزای اتمام این
امور کریمہ پس خلعت امامتش عطا فرمود چون
ابراہیم علیہ السلام بایں عطیہ علیا مسرور گشت
قال ومن ذریتی جزء ۱ رکوع ۱۵ ۔ ایضاً اجعل
اماماً کما جعلتنی اماما ۔ گفت فرزندان مرا
نیز امام کن چنانچہ مارا امام جہان کردی نقلست کہ
حضرت امام مہدی علیہ السلام درین محل بتعلیم
اللہ فرمودند کہ مراد ازیں امام امامت من است
کہ در ذریت ابراہیم امام آخر الزمان ام چنانچہ گفت
ربنا واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امۃ
مسلمۃ لک ۔ جزء ۱ رکوع ۱۵ ۔ وگفت ربنا وابعث
فیھم رسولا منھم ۔ (جزء ۱ رکوع ۱۵ ۔ مراد ازیں
امت امت رسول اللہ است و مراد ازیں رسول
محمد رسول اللہ است کذا مراد ازیں امام کہ ابراہیم
علیہ السلام در ذریت خود خواستہ امام مہدی
علیہ السلام است ۔

چیزیں ہیں اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کے قول سے
وہ تیس حصہ ہیں کہ تمام انبیاء علیہم السلام نے اُن کی
پیروی فرمائی ہے اور ہمارے پیغمبرؐ نے جو عمل فرمایا
وہ چالیس احکام ہیں ۔ دس سورہ توبہ میں ۔ توبہ
کرنے والے عبادت کرنے والے ۔ اور دس سورہ
احزاب میں ۔ بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ۔
اور دس سورہ مومنوں میں اپنی مراد کو پہنچ گئے ۔
ایمان والے اور دس سورہ معارج میں مگر وہ
نمازی جو اپنی نماز پر ہمیشہ قائم ہیں ۔ فاتمھن پس
تمام کیا ابراہیمؑ نے ان تمام کو (ان تمام باتوں پر
عمل فرمایا) تو اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل سے فرمایا کہ
ان امور کریمہ کی تعمیل کے عوض میں نے تجھ کو لوگوں
کا امام اور رہنما کیا ہے پس اللہ تعالیٰ نے ابراہیم
علیہ السلام کو امامت کی خلعت عطا فرمائی ۔ جب
ابراہیم علیہ السلام اس عطیہ بزرگ سے مسرور ہوئے
قال ومن ذریتی ایضاً اجعل اماماً کما
جعلتنی اماما ۔ تو کہا میرے فرزندوں کو بھی
امام کر جیسا کہ تو نے مجھ کو سارے جہان کا امام
بنایا ـــــــ نقل ہے کہ حضرت امام مہدیؑ
نے اس محل میں اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے فرمایا کہ
اس امام سے مراد (جسکی درخواست ابراہیمؑ نے کی ہے)
میری امامت ہے کہ میں ابراہیم کی اولاد میں امام آخر
الزماں ہوں چنانچہ کہا اے ہمارے رب ہمکو بنا اپنا
فرمانبردار اور ہماری نسل میں بھی ایک جماعت اپنی مطیع ۔
اور کہا اے ہمارے رب اور بھیج ان میں ایک رسول ان
ہی میں سے اس امت سے مراد امت رسولؐ ہے اور
اس رسولؐ سے مراد محمد رسول اللہؐ ہیں اسی طرح اس
امام سے مراد کہ ابراہیمؑ نے اپنی اولاد میں ہونے کی درخواست
کی ہے امام مہدی علیہ السلام ہے ۔

قوله تعالیٰ فان حاجوك فقل اسلمت وجهی لله و من اتبعن ۔ نقلست که مهدی علیه السلام فرمودند که مراد از من اتبعن ذات من است که قدم بر قدم مصطفیٰ علیه السلام هستم

کما قال علیه السلام انهٗ یقفوا اثری ولا یخطی ۔ یعنی اگر این اهل کتاب بعد از تبلیغ رسالت و ادا رحجت ما با تو خصومت نمایند پس بگو اے حبیب کریم برگزیده قدیم که تسلیم کردم ذات خود را امر خدائے را وکسیکه تابع من است یعنی مهدی علیه السلام او نیز همچوں من ذات خود را تسلیم با مر الله نماید در جمیع احوال کما امر الله تعالیٰ قل ان صلوٰتی و نسکی و محیای و مماتی لله رب العالمین جزء ۸ رکوع ۷ ۔

قوله تعالیٰ یا ایها النبی حسبك الله و من اتبعك من المؤمنین ۔ جزء ۸ رکوع ۷ ۔ اے پیغمبر برگزیده ما بسنداست ترا خدائتعالیٰ که در همه احوال و در همه امور والی و کارساز توست بسنداست خدائتعالیٰ کسی را که تابع تام تو است در همه احکام شرعیه از همه مومنان کسی مانند او نیست و نباشد آن مهدی موعودؑ است این من هم خاص است از نقل مهدی علیه السلام ثبوت یافته

قوله تعالیٰ و اوحی الی هذا القرآن لا نذرکم به و من بلغ (جزء ۷ رکوع ۸) امام علیه السلام بحکم الله تعالیٰ فرمودند که این من خاص است و مراد ازین من ذات من است که مهدی موعود ام یعنی فرمود سبحانهٗ و تعالیٰ بزبان حبیب

الله تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد اگر تجھ سے حجت کریں تو کہدے میں تو اپنے کو متوجہ کرچکا ہوں الله کی طرف اور وہ بھی متوجہ کردیگا۔ اپنے کو الله کی طرف جو میرا تابع تام ہے نقل ہے مہدیؑ نے فرمایا کہ من اتبعن سے مراد میری ذات ہے کیونکہ میں مصطفیٰؐ کے قدم بہ قدم چلنے والا ہوں جیسا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ وہ (مہدیؑ) میرے قدم بقدم چلیگا اور خطا نہیں کریگا۔ (یعنی الله تعالیٰ فرماتا ہے کہ) اگر یہ اہل کتاب رسالت کی تبلیغ اور ہماری حجت کی ادائی کے بعد بھی تجھ سے حجت کریں تو اے حبیب کریم برگزیدہ قدیم کہدے کہ میں نے اپنی ذات کو خدا کے حکم کے حوالے کردیا ہے۔ اور وہ شخص جو میرا تابع ہے یعنی مہدی علیہ السلام بھی میری طرح تمام احوال میں اپنی ذات کو خدا کے حوالہ کردیگا جیسا کہ الله نے حکم دیا کہ کہدے میری نماز اور سب عبادتیں اور جینا اور مرنا سب الله کے لئے ہے جو سارے جہان کا پروردگار ہے ۔ الله تعالیٰ فرماتا ہے یاایها النبی حسبك الله و من اتبعك من المؤمنین ۔ اے ہمارے برگزیدہ پیغمبر کافی ہے تیرے لئے خدائتعالیٰ جو تمام احوال اور تمام امور میں تیرا دوست اور کام بنانے والا ہے اور کافی ہے خدائتعالیٰ اس کے لئے بھی جو تمام احکام شرعیہ میں تیرا تابع تام ہے۔ تمام مومنوں میں کوئی شخص اس کے مانند نہیں اور نہ ہوگا۔ وہ مہدی موعودؑ ہے یہ من (من اتبعك کا من) بھی خاص ہے مہدیؑ کی نقل سے ثابت ہوا ہے ۔

الله تعالیٰ فرماتا ہے (کہدو اے محمدؐ) اور وحی کیا گیا ہے میری طرف یہ قرآن تاکہ ڈراؤں میں تم کو اس قرآن سے اور وہ شخص جو میرے مقام کو پہنچا امامؑ نے الله تعالیٰ کے حکم سے فرمایا کہ یہ من خاص ہے اور اس من سے مراد میری ذات ہے کہ میں مہدی

خود علیہ السلام کہ وحی کردہ شد سوی من این قرآن تا بیم کنم شما را بداں قرآن وکسے کہ برسد بمرتبہ من آن مہدی موعود است و نیز بیم کند شما را عطف این من بر سہ محل می توان داشت ۔

یکے عطف من بر یای متکلم واوحی الی ھٰذا القرآن واوحی الی من بلغ یعنی وحی کردہ شد بسوی من این قرآن وسوی مہدی کہ برسد بمنزل من اگر گوئی کہ وحی قرآن سوی پیغمبر علیہ السلام ظاہر است آن وحی سوی مہدی چون توان گفت باید دانست کہ آنجا لفظ بود و اینجا معنی چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام خبر دادہ اند ۔ نحن ناتیکم بالتنزیل اما التاویل فسیاتی بہ الفارقلیط ۔ یعنی مہدی ؑ و این خاصہ وی است کقولہ تعالیٰ ثم ان علینا بیانہ ۔ ای بلسان المہدی و لفظا ہم توان گفت کما قال سبحانہ وتعالیٰ فی حق موسیٰ وھارون علیہما السلام واتینٰھما الکتٰب المستبین باوجودیکہ ہارون علیہ السلام وقت دادن کتاب برابر موسیٰ علیہ السلام نبود پس معنی اتینا ھم الکتاب ہمین است چنانچہ خدائے تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام را [24] نیز ہمچنان عطا کردہ و معنی اوحی الی ھٰذا القرآن واوحی الی من بلغ ہمیں وجہ دارد ۔

دوم عطف من بر ضمیر انا کہ در انذرکم مستتر است ای انا انذرکم ومن بلغ بعہد تبعتی ھو ۔

موعود ہوں یعنے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ؑ کی زبان سے کہلایا کہ وحی کیا گیا ہے میری طرف یہ قرآن تاکہ ڈراؤں میں تم کو اس قرآن سے اور جو شخص کہ پہنچا میرے رتبہ کو وہ مہدی موعود ہے وہ بھی ڈرائے گا تم کو اسں من بلغ کے من کا عطف تین محل پر ہوسکتا ہے ۔ اول من کا عطف یای متکلم پر اوحی الی ھٰذا القرآن واوحی الی من بلغ یعنی وحی کیا گیا ہے میری طرف یہ قرآن اور وحی کیا گیا ہے ۔ مہدی ؑ کی طرف جو پہنچا میری منزل کو ۔ اگر کہے تو کہ وحی قرآن پیغمبر کی طرف ظاہر ہے وہ وحی مہدی کی طرف کس طرح کہہ سکتے ہیں ؟ تو جاننا چاہئے کہ وہاں (پیغمبر ؑ کے پاس) لفظ تھا اور یہاں (مہدی ؑ کے پاس) معنی ہے جیسا کہ عیسیٰ ؑ نے خبر دی ہے کہ ہم تمہارے پاس تنزیل (الفاظ) لاتے ہیں رہی تاویل (معنی) پس لائیگا اس کو فارقلیط یعنی مہدی ؑ اور یہ مہدی ہی کا خاصہ ہے ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پھر ہم پر ہے قرآن کا بیان یعنی مہدی کی زبان سے اور لفظاً (لفظ وحی) بھی کہہ سکتے ہیں ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کے حق میں فرمایا ہے کہ ۔ اور ہم نے ان دونوں (موسیٰ ؑ اور ہارون ؑ) کو عطا فرمائی واضح کتاب باوجودیکہ ہارون موسیٰ کو کتاب دینے کے وقت موسیٰ کے ساتھ نہیں تھے پس اتینٰھما الکتٰب کے یہی معنی ہیں کہ جیسا کہ خدا نے اپنی کتاب کی ماہیت اور معانی موسیٰ ؑ کو عطا کی اسی طرح خدا نے اپنی کتاب کی ماہیت اور معانی ہارون ؑ کو بھی عطا کی اور ۔ اوحی الی ھٰذا القرآن واوحی الی من بلغ کے معنی کی بھی یہی صورت ہے ۔

دوسرا عطف من کا ضمیر انا پر جو انذرکم میں پوشیدہ ہے ای انا انذرکم ومن بلغ بعہد تبعتی ھو ایضاً ینذرکم

---

[24] ماہیت ومعانی کتاب عطا نمود ہارون علیہ السلام را

ایضاً ینذرکم یعنی تا بیم کنم من شمارا و کسی کہ مہدی است برسد بمرتبہ من نیز بیم کند شمارا۔

سوم عطف من بر معنی اوحی الی ھذا القرآن لانذرکم بہ ومن بلغ ای ومن بلغ بالوراثۃ ھوایضاً ینذرکم ای وحی کردہ شد سوی من این قرآن تا تا بیم کنم شمارا وکسیکہ مہدی است برسد این قرآن بطریق وراثت او نیز بیم کند شمارا در زمانۂ آخر چنانچہ فرمود علیہ السلام اذکرکم اللہ فی اھل بیتی۔

قولہ تعالیٰ کذالک اوحینا الیک۔ وہم چناں وحی کردیم پیغامبراں پیشین را از ولایت تو کہ روح ارواح ہمہ انبیاء ومخزن وحی ومعدن اخذ جبرئیل است ہمچنان فرستادیم۔ روحا۔ عین آن ولایتے است کہ ہمچون روح است محی ارواح ہمہ انبیاء واولیاء معلم جمیع علوم است۔ من امرنا از فرمان ما و پیش ازیں عطیہ۔ ماکنت تدری ماالکتب ولا الایمان۔ نبودی تو کہ بدانی چہ چیز است قرآن وچیست وحی ونہ معرفت ایمان دانستی۔ ولکن جعلناہ نورا ولیکن گردانیدیم ما آنرا نور کہ روشن است وروشنی دہندہ کہ بوساطت آن ہمہ را دیدی ودانستی ودریافتی واو مسما است بہمہ اسما وموصوف است بہمہ اوصاف ومنزہ است از ہمہ اشیاء وہیچ موجودی نیست ونبود ونباشد پیش وجود او نھدی بہ من نشاء من عبادنا۔

جزو ۲۵ رکوع ۱۶۔

پیش وجود او نھدی بہ من نشاء من عبادنا۔

جزء ۲۵ رکوع ۶۔

یعنی ڈراؤں میں تم کو اور جو مہدی ہے پہنچے میرے رتبہ کو وہ بھی ڈرائے گا۔ تم کو۔

تیسرا عطف من کا اوحی الی ھذا القرآن لانذرکم بہ ومن بلغ کے معنی پر ای ومن بلغ بالوراثۃ ھوایضاً ینذرکم یعنی وحی کیا گیا ہے میری طرف یہ قرآن تاکہ ڈراؤں میں تم کو اور جو مہدی ہے پہنچے یہ قرآن اس کو وراثۃً وہ بھی ڈرائے گا تم کو آخر زمانہ میں چنانچہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں تمھیں اپنی اہل بیت میں خدا کو یاد دلاتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وکذالک اوحینا الیک اور اسی طرح ہمنے اگلے پیغمبروں کو وحی کی ہے تیری ولایت کے ذریعہ جو تمام انبیاء کی ارواح کی روح ہے اور وحی کی مخزن اور اخذ جبریل کی معدن ہے (جبرئیل اسی معدن سے حاصل کرتے ہیں) اسی طرح ہم نے بھیجا روحاً۔ روح کو وہی ولایت مصطفےٰ ہے جو مثل روح ہے تمام انبیا اور اولیاء کی ارواح کو زندہ کرنے والی تمام علوم کی تعلیم دینے والی ہے من امرنا۔ ہمارے فرمان سے اور اس عطیہ سے پہلے۔ ماکنت تدری ماالکتب ولا الایمان تو نہیں جانتا تھا کہ قرآن کیا چیز ہے اور وحی کیا ہے اور نہ ایمان کی معرفت تجھ کو تھی ولکن جعلناہ نورا۔ ولیکن ہمنے کیا ہے اس روح کو نور جو روشن ہے اور روشنی دینے والا ہے اسی نور کے ذریعہ تو نے سب کو دیکھا اور جانا اور معلوم کیا اور وہ نور مسمّٰی ہے تمام اسماء سے اور موصوف ہے تمام اوصاف سے اور منزہ ہے تمام اشیاء سے اور کوئی مخلوق نہیں ہے اور نہ تھی اور نہ ہوگی اس نور (روح) کی خلقت[۵] سے پہلے۔ نھدی بہ

۵ چنانچہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اول ما خلق اللہ نوری سب سے پہلی چیز جس کو اللہ نے پیدا کیا وہ

راہ نمائیم بداں نور ولایت تو بواسطہ ملک ہر کسی را کہ بخواہیم از بندگان ما آنکس مخصوص است از بندگان خاص کہ خطابش مہدیت بہ نقل آنحضرت علیہ السلام ثبوت یافتہ کہ این من خاص است۔

واگر مصدق صاحب تصدیق خواہد کہ نام مہدی علیہ السلام در قرآن بجوید گو کہ در لفظ نہدی تامل کند بقاعدہ نحو لفظ نہدی جمع متکلم است فعل با فاعل بلہ با جار و با مجرور متعلق از نہدی یعنی این جار مجرور متعلق بنہدی است ومن مفعول نہدی آنرا بعینہ مہدی میگویند و بقواعد حساب ابجد از عدد حروف نہدی بعینہ اسم مہدی مشددہ می آید۔ فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون۔ (نحل ۱۴ رکوع ۱۲)
بداں اے مصدق کہ علماء امت مرحومہ در اسم مبارک محمد علیہ السلام چہ خوض نمودہ اند در معنی حدیث انا وعلی من نور واحد بنگر کہ استخراج اسم علی واسم محمد از اسم اللہ چگونہ فرمودہ اند اولاً حروف آن رابسط کردند چون الف ولام ولام وہا بعد حروف اوائل این ہر چہار حروف ساقط نمودند تا از الف اسم علی واز لام اسم محمد علیہ السلام حاصل آمد این از قواعد علم جفر است بداں اے مصدق

من نشاء من عبادنا ہم تیرے اسی نور ولایت سے رات دکھاتے ہیں فرشتہ کے واسطہ کے بغیر جس کو ہم چاہتے ہیں ہمارے بندوں میں سے وہ شخص مخصوص ہے خاص بندوں سے جس کا خطاب مہدیؑ ہے مہدیؑ کی نقل سے ثابت ہوا ہے کہ من نشاء کا من خاص ہے۔

اور اگر مصدق صاحب تصدیق چاہے کہ مہدی کا لفظ قرآن میں تلاش کرے تو کہدے کہ لفظ نہدی میں غور کرے۔ نحو کے قاعدہ سے نہدی کا لفظ جمع متکلم ہے فعل با فاعل بلہ کا یا جار با مجرور نہدی کے متعلق ہیں اور من مفعول ہے۔ نہدی کا اِس (من) کو بعینہ مہدی کہتے ہیں۔ اور ابجد کے حساب کے قاعدہ سے نہدی کے حروف کے اعداد بعینہ مہدی مشددہ کے حروف کے اعداد کے موافق نکلتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پس دریافت کرو عالموں سے اگر تم نہیں جانتے۔
جان اے مصدق کہ امت مرحومہ کے علماء نے محمدؐ کے نام مبارک میں کس قدر فکر کیا ہے
انا وعلی من نور واحد۔ کی حدیث کے معنی میں غور کر کے اس سے محمدؐ اور علیؓ کا نام کس طرح نکالا ہے۔ اولاً اللہ کے حروف کو پھیلا دیا مثلاً۔ الف ولام ولام وہا[۵] کے بعد ان چاروں حرفوں کے پہلے کے حروف کو گرا دیا تو الف سے علیؓ کا نام اور لام سے محمدؐ کا نام حاصل ہوا یہ نتیجہ علم جفر کے قاعدہ کی رو سے نکلا ہے۔ جان اے مصدق کہ مہدی کا نام اقسام

بسلسلہ حاشیہ صفحہ ۱۶۔ وہ میرا نور ہے نیز فرمایا نبیؐ نے اول ما خلق اللہ روحی۔ سب سے پہلی چیز جس کو اللہ نے پیدا کیا وہ میری روح ہے (ملاحظہ ہو تسویت الخاتمین مؤلفہ حضرت مجتہد گروہ) حضرت سعدی علیہ الرحمۃ نے آنحضرتؐ کی نعت شریف میں تحریر فرمایا ہے کہ۔ بلند آسمان پیش قدرت خجل تو مخلوق وآدم ہنوز آب و گل ——
(ملاحظہ ہو بوستان)

۵ الف - ا = لف = علی : م + وم + با = م دم ا = محمد (رشتی)

کہ اسم مہدی علیہ السلام از لفظ لہدی بغیر از بسط و حذف بعینہ حاصل است بدیں انواع مذکورہ قولہ تعالیٰ وما تفرق الذین اوتوا الکتب الا من بعد ما جاءتھم البینۃ جزو ۳۰ رکوع ۲۳ نقلست از امام علیہ السلام کہ مراد ازیں اہل کتاب علماء مذاہب مختلفہ کہ دریں امت اند و مراد از بینۃ مہدی موعودؑ است یعنی متفرق و مختلف نبودند ہمہ فرقہا در آمدن مہدیؑ و در اتباع او پیش از ظہور او و آنکہ خود را اہل القرآن دانند و مذاہب مختلف دارند اما در محی او و اتباع او ہمہ کس متفق بودند و ہر فرقہ از فرقہای ہفتاد و سہ گانہ می پنداشتند کہ بعثت وی موافق اتفاق ما باشد بلکہ ہریک از اشخاص چنین توہم داشت ہرگاہ مہدی علیہ السلام کہ آید موافق ہوای ما باشد و رای ما را صواب دارد

مگر بعد از آن کہ آمد ایشانرا بینہ نامش مہدیست ہمہ مختلف شدند و متفرق گشتند کقولہ تعالیٰ وما اختلف فیہ ۔ جزو ۳ رکوع ۱۰ ۔ الا من بعد ما جاءتھم البینۃ ۲۰
جزو ۳۰ رکوع ۲۳ ۔ وقولہ تعالیٰ فلما جاءھم بالبینٰت قالوا ھذا سحر مبین جزو ۲۸ رکوع ۹

کسی گفت کہ مہدیؑ پادشاہ باشد و کسی گفت کہ مہدیؑ و عیسیٰ جمع شوند و کسی گفت کہ از غار آید و مال بسیار دہد و ابر سایہ کند و فرشتہ ندا کند کہ ھذا مہدیؑ ھذا مہدیؑ و درختہای خشک سبز شوند و بجملہ اختلافہای بسیار پیش آوردند ۔ فمنھم من امن ومنھم من کفر ۔ (جزو ۳ رکوع ۱)

مذکورہ کی جہت سے بسط و حذف کے بغیر لفظ لہدی سے حاصل ہوا ہے ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ اختلاف نہیں کیا ان لوگوں نے جن کو کتاب دیگئی مگر بعد اس کے کہ آیا ان کے پاس بینہ ۔ امام مہدیؑ سے منقول ہے (آپ نے فرمایا) کہ اس اہل کتاب سے اس امت کے مختلف مذاہب رکھنے والے علماء مراد ہیں اور بینہ سے مہدی موعودؑ کی ذات مراد ہے یعنے ظہور مہدی سے پہلے تمام فرقے محی مہدی اور اتباع مہدیؑ کے متعلق متفرق اور مختلف نہیں تھے اور جو لوگ خود کو اہل القرآن جانتے اور مختلف مذاہب رکھتے ہیں ۔ وہ سب محی مہدیؑ اور اتباع مہدیؑ پر متفق تھے اور تہتر فرقوں میں سے ہر ایک فرقہ جانتا تھا کہ مہدی کی بعثت اس کے موافق ہوگی جس پر ہمارا اتفاق ہے ۔ اور ان میں کا ہر فرد یہ خیال رکھتا تھا کہ جس وقت مہدیؑ آئیگا تو ہماری خواہش کے موافق ہوگا اور ہماری رائے کو درست رکھیگا ۔

مگر جب بینہ جس کا نام مہدی ہے ان پر مبعوث ہوا تو سب کے سب مختلف ہوگئے مانند قول اللہ تعالیٰ کے ۔ اور نہ جھگڑا ڈالا اس میں مگر بعد اس کے کہ آیا ان کے پاس بینہ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پس جب آیا اس کے پاس معجزے لے کر تو کہنے لگے یہ تو جادو ہے صریح ۔

کسی نے کہا کہ مہدی بادشاہ ہوگا اور کسی نے کہا کہ غار سے آئےگا اور مال بہت دے گا اور ابر سایہ کریگا فرشتہ ندا کریگا ہذا مہدی ہذا مہدی اور خشک درخت سبز ہوجائیں گے اور ایسے بہت سے اختلافات پیش کئے ۔ ان میں سے کوئی تو ایمان لایا اور کسی نے کفر کیا ۔ تو ہدایت دی اللہ نے ایمان

فهدى الله الذين امنوا لما اختلفوا
فيه من الحق باذنه والله يهدى
من يشآء الى صراط مستقيم جزء ٢ رکوع ١٠
ذالك فضل الله يوتيه من يشآء و
الله ذو الفضل العظيم ۔ جزء ٢٧ رکوع ١٩
ہمچنیں صاحب تاویلات آوردہ است در زمانہ
ظہور ولایت ۔ وما امروا الا لیعبدوا الله
مخلصین له الدین وامر کردہ نشدند از
زبان نبی علیہ السلام مگر آن کہ پرستش کنند خدائے
تعالیٰ را خالص کردہ برائے خدا کیش خویش یعنی ہر
کارکہ کنند باشد للہ فی اللہ باللہ ظاہرا توکل تمام
و باطنا توجہ دوام سوے حق و پاکیزہ باشد حنفاء
میل کنندگان از ماسوی اللہ محض سوے
خدا ۔ ویقیموا الصلوٰۃ ویوتوا الزکوٰۃ ۔
و بپاے دارند نماز راکہ فرض کردہ شد فرض
دوام است ۔ بامر فاذکروا اللہ قیاما و
قعودا وعلی جنوبکم ۔ و بدہید زکوٰۃ مفروضہ
راکہ تزکیہ نفس و تصفیہ دل است ۔ وذالك
دین القیمة جزء ٣٠ رکوع ٢٦ و این است دین راست
و درست کہ در زمانۂ ولایت تبیین یافتہ این
خاصہ ولایت است چنانچہ لوازمہ نبوت
در زمانہ ظہور دعوی نبوت بظہور پیوست
کقولہ تعالیٰ رسول من اللہ یتلو صحفا
مطھرۃ فیھا کتب قیمة ۔

قولہ تعالیٰ الٓر ۔ کتٰب احکمت
ایاتہ جزء ١١ رکوع ١٧ ۔ نقل است کہ امام علیہ السلام

والوں کو اس حق بات کی جس میں وہ جھگڑتے تھے۔
اپنے حکم سے، اور اللہ ہدایت کرتا ہے جس کو چاہتا
ہے سیدھے راستہ کی ۔ یہ اللہ کا فضل ہے جس کو
چاہے عطا کرے اور اللہ بڑا فضل کرنے والا ہے۔
اسی طرح صاحب تاویلات نے ذکر کیا ہے ظہور
ولایت کے زمانہ کے متعلق ۔ وما امروا الا لیعبدوا
اللہ مخلصین له الدین اور حکم نہیں دیئے گئے ہیں
آنحضرتؐ کی زبان سے مگر یہ کہ خدا کی بندگی کریں اور
اپنے دین کو اللہ کے لئے خالص کر کے یعنے جو کام
کہ کیا جائے اللہ کے لئے فنا فی اللہ ہونے اور اللہ
کے ساتھ رہنے کے لئے کیا جائے (اس صفت
سے متصف ہونے کے لئے) ظاہر میں کامل توکل
کریں باطن میں ہمیشہ اللہ کی طرف متوجہ رہیں اور
پاک رہیں ۔ حنفاء ۔ ماسوی اللہ سے منہ موڑ کر محض
خدا کے ہو رہیں ۔ اور قائم رکھیں نماز کو اس لئے کہ ہمیشہ
لئے فرض لگتی ہے اور ادا کریں مال کی زکوٰۃ کیونکہ یہ
بھی ہمیشہ کے لئے فرض کی گئی ہے ۔ فرمان خدا "اللہ
کا ذکر کرو کھڑے بیٹھے اور لیٹے ہوئے" کے حکم سے اور
ادا کریں مفروضہ زکوٰۃ کو یعنے خواہشات سے نفس
کو پاک رکھیں ۔ اور غیر اللہ کے خطرہ سے دل کو صاف
رکھیں وذالك دین القیمة اور یہی ہے ٹھیک اور
سچا دین (دین اسلام یہی ہے) جو خاتم ولایت یعنی مہدیؑ
کے زمانہ میں ظاہر ہوا ہے ۔ ولایت مصطفیٰؐ (مہدیؑ) کا
خاصہ ہے ۔ چنانچہ نبوت کا لوازمہ نبیؐ کے دعوی نبوت
کے ظہور کے زمانہ میں ظاہر ہو (یا مانند قول تعالیٰ کے رسول
اللہ کی طرف سے پڑھتا ہے پاک صحیفے جس میں درست
احکام لکھے ہوئے ہیں ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ الٓرا ۔ کتٰب احکمت ایاتہ
نقل ہے امام مہدیؑ نے اس آیت کو اس طرح بیان

بیان این آیت چنیں فرموده اند ای انا اللہ
اری واُری یعنے منم خدای می بینم و دیده می
شوم باین سوگندہائے مذکوره می فرماید کہ این
کتابیست استوار کرده شده آیتہ ہاے وے
بزبان محمد رسول اللہ ؐ۔ ثم فصلت ۔ پس مفصل
بیان کرده شد معانی آن بزبان مہدی علیہ السلام
من لدن حکیم خبیر جزء ۱۱ رکوع ۱۷ ۔ این بیان
کردن وے ثابت است از نزد خدائے کہ حکیم
است ہرچہ در حکمت آن احکم الحاکمین در
آید تصور باید کرد و شہادت و موافقت بر
کتب سماویہ وراى خاص خواص اطلاق نباید
کرد ۔ ومن یکفربہ من الاحزاب فالنار
موعده ۔ غیر از محمد علیہ السلام و صاحب فرمان
باتفاق بہ قوم روا نباشد و از مضمون ۔ فلاتك
فی مریة منہ ۔ پس مباش تو اے محمد در شک
از بعث آن مہدی ؑ کہ موعود است بتو تیقن گشت
کہ مظہریست دون مظہر نبوتش انہ الحق من
ربك ولکن اکثر الناس لا یؤمنون ۔ ازین
ضمائر مخاطبہ و مغائبہ ثابت گشتہ است
کہ این دو مظہر اند ۔ یکے حاضر و دیگرے غائب
آن را کہ بدین شرف و مراتب یاد کرد و
اسمش بتصریح نیست بلکہ در و مضمر است یعنی
کما قال فی کشف الحقائق ان لم یذکر
اسمہ صریحا لکن ذکرہ فیہ ضمنا وکنایۃ
و چونکہ بیشتریں مردمان ایمان نیاورند تحقیق
شد کہ این آیت در حق مہدی موعود است

فرمایا انا اللہ اری واُری یعنے میں خدا ہوں دیکھتا ہوں
اور دیکھا جاتا ہوں ۔ ان مذکورہ قسموں کے ساتھ فرماتا ہے
کہ یہ ایک ایسی کتاب ہے جس کی آیتیں مضبوط کی گئی ہیں۔
محمد ؐ رسول اللہ ؐ کی زبان سے پھر اس کتاب کے معنی مفصل
طور پر مہدی ؑ کی زبان سے بیان کئے جائیں گے ۔
من لدن حکیم خبیر ۔ یہ بیان کرنا اس کا (مہدی کا)
خدا کے پاس سے جو حکیم ہے ۔ ثابت ہے جو کچھ کہ اس
احکم الحاکمین کی حکمت میں آوے (حکمت کے مطابق ہو)
اسی کا تصور کرنا چاہئے ۔ خاص خواص (خلفاء اللہ ؐ) کے
سوا دوسرے پر کتب سماویہ کی موافقت اور شہادت
کا اطلاق نہیں کرنا چاہئے اللہ تعالی فرماتا ہے اور جو شخص
اس کا انکار کرے فرقوں میں سے تو اس کا ٹھکانہ جہنم
ہے ۔ یہ بات بالاتفاق ثابت ہے کہ محمد ؐ اور صاحب
فرمان (مہدی) کے سوا دوسرے کے لئے روا نہیں
اور فلاتك فی مریة منہ پس اے محمد ؐ تو اس
مہدی کی بعثت سے شک میں مت ہو جس کا وعدہ تیرے
ذریعہ کیا گیا ہے کے مطلب سے یہ بات درجۂ یقین کو
پہنچ گئی کہ مظہر نبوت کے سوا اور ایک مظہر ہے (جس کے
متعلق فرماتا ہے اے محمد تحقیق کہ وہ وعدہ جو تیرے پروردگار
کی طرف سے کیا گیا ہے حق ہے ولیکن اکثر لوگ ایمان نہیں
لائیں گے ۔) ان حاضر و غائب ضمیروں سے ثابت ہوا کہ
یہ دو مظہر ہیں ایک حاضر اور دوسرا غائب جس کو اللہ
تعالیٰ نے اس شرف و مراتب سے یاد کیا اس کا نام صراحت
کے ساتھ نہیں ہے بلکہ قرآن میں معناً پوشیدہ ہے ۔ چنانچہ
کشف الحقائق میں بیان کیا ہے کہ اگرچہ مہدی ؑ کا نام قرآن
میں صراحت کے ساتھ نہیں ہے لیکن ضمناً وکنایۃً مذکور
ہے چونکہ اکثر لوگ مہدی ؑ پر ایمان نہیں لائے لہذا
ثابت ہوا کہ آیت ہذا (ثم فصلت من لدن حکیم
خبیر) مہدی موعود ؑ کے حق میں ہے ۔

وقوله تعالیٰ وکذالک اوحینا الیک روحا من امرنا ۔ یعنی عطا کردیم بتو ولایت خاص کہ مثل روح بدلہای طالبان حق است و ماخذ فیض نبوت ۔ ماکنت تدری ما الکتٰب ولا الایمان ولکن جعلناہ نوراً ویکن منور را عین نور گردانیدیم یعنی نور نبوت کہ لطیف بود الطف ساختیم اورا بنور ولایت نھدی بہ من نشاء من عبادنا راہ نمائیم بدان نور ولایت تو ہر کرا کہ بخواہیم از بندگان ما۔ وآن خاتم الولایت مہدی موعودؑ است ۔ کما لایخفیٰ ۔ وانک لتھدی الیٰ صراط مستقیم ۔ (جزء ۲۵ رکوع ۶ ۔)

ایضاً اعداد لفظ نھدی ومھدی بحساب قاعدۂ ابجد مساوی اند زیراکہ در لفظ مہدی یای مشددہ است بہ سبب آنکہ دراصل مھدوی بودہ پس واو را بہ یا بدل کردند و بہ ماقبل وی کسرہ دادند لان الواو والیاء اذا اجتمعان فی کلمۃ واحدۃ والاولیٰ منھما ساکنۃ قلبت الواو یاءً وادغمت الیاء فی الیاء ۔ بدیں وجہ نھدی عین اسم مہدی است ہمچنیں از یں معنی اسم محمدؐ مہدیؑ است ۔

ایضاً ۔ قولہ تعالیٰ کہ نھدی است مفعول بہ مھدی اجب دلا تعجب یا اخی چونکہ محمد علیہ السلام را احمد داریم و اسمہٗ احمد از معنی فارقلیط می آریم کہ لفظ کتاب فارقلیط است پس در اسم مہدی علیہ السلام انچہ گفتیم

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وکذالک اوحینا الیک روحا من امرنا ۔ یعنی اور اسی طرح ہمنے عطا کیا تجھ کو ایک ولایت خاص جو روح کے مانند طالبان مولیٰ کے دلوں میں ہے اور وہی ولایت خاص فیض نبوت کی ماخذ ہے ۔ تو نہیں جانتا تھا کہ قرآن کیا چیز ہے اور نہ ایمان کی معرفت تجھ کو تھی ولیکن منور کو عین نور کیا ہے یعنے نبوّت کا نور جو لطیف تھا اس کو ولایت کے نور سے زیادہ لطیف کردیا ہے ۔ نھدی بہ من نشاء من عبادنا ۔ ہم اپنے بندوں میں سے جس کسی کو چاہتے ہیں تیرے اس نور ولایت سے (اپنی طلب و محبت کا) راستہ دکھاتے ہیں اور اس نور ولایت کا خاتم مہدی موعودؑ ہے جو پوشیدہ نہیں ۔ وانک لتھدی الیٰ صراط مستقیم اور بیشک تو ہدایت کرتا ہے صراط مستقیم کی جانب (خدا کی طلب و محبت کی جانب)

نیز لفظ نھدی اور مہدیؑ کے اعداد ابجد کے قاعدہ کے حساب سے مساوی ہیں اس لئے کہ لفظ مہدیؑ میں یای مشدد ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ مہدی دراصل مَہدویؑ تھا واؤ کو یای سے بدل کر اس کے ماقبل کو کسرہ دیئے اس لئے کہ جب ایک کلمہ میں واؤ اور ی جمع ہوجائیں اور ان میں کا پہلا ساکن ہو تو واؤ کو ی سے بدل کر ی کو ی میں ادغام کرتے ہیں بدیں وجہ نھدی عین اسم مہدیؑ ہے ۔ اسی طرح مہدیؑ کے معنی کے لحاظ سے محمدؐ کا نام مہدیؑ ہے ۔

نیز اللہ تعالیٰ کا قول جو نھدی ہے اس کا مفعول بہ مہدی ہے ۔ اے بھائی تو اس بات کو قبول کر تعجب مت کر ۔ چونکہ محمدؐ کو احمد کہتے ہیں اور احمد کا نام فارقلیط کے معنی سے نکالتے ہیں کیونکہ کتاب کا لفظ فارقلیط ہے پس ہم نے مہدیؑ کے نام کے متعلق جو کچھ بیان کیا ہے اس سے بعید نہیں ۔

ازان بعینیت ــ و نیز اسمہ محمود است اگرچہ پیش ازیں در کتب انبیاء علیہم السلام نبود اما چونکہ از زبان صادق ثبوت یافتہ[1] آمنا و صدقنا ۔

ایضاً بدلیل آنکہ میاں محمد و محمود غیر از باب مجرد و مزید فرقی نیست تا کہ المحمد فھو المحمود کما فی قولہ تعالیٰ من یھد اللہ فھو المھتدی میاں مہدی و مہتدی (جزء ۹ رکوع ۱۲) نیز بغیر ازاں فرقی نیست ۔

ایضاً در لفظ یھد خالص بیواسطہ اضافت این فعل بذات اللہ تبارک تعالیٰ است و بے واسطہ آنکس است کہ بجز حقتعالیٰ او را ہیچ واسطہ ہم ــــ کقولہ علیہ السلام انا من نور اللہ والمومنون من نوری ۔ ای جمیع الانبیاء والاولیاء المخلصین ۔ اما خاتم نبوت را نیز واسطہ ولایت اوست ۔ لانہ ما قال علیہ السلام انا من نور اللہ بل قال انا من اللہ فھو الولایۃ المحمدیۃ وخاتمھا المھدی الموعود علیھما الصلوٰۃ والسلام واگرچہ آن ہر دو طریق از پیغمبرؐ صادر شدہ باشند ہم بغیر ازیں تفصیل چارہ نیست کہ آن بزمان نبوت بود و این بزمان ولایت است وبذالک قال علیہم السلام الولایۃ افضل من النبوۃ وواقفہ صاحب الفصوص وشارحہ فی النصوص قولہ الرسل کلھم یاخذون العلم من خاتم الرسل وخاتم الرسل یاخذ من باطنہ من حیث انہ خاتم الاولیاء لکن لایظھرہ والحاصل ان

(حاشیہ: ہم بنا بر سند اکمل محمدؐ است کہ او را واسطہ اولیت)

اور نیز محمدؐ کا نام محمود ہے اگرچہ قرآن سے پہلے انبیاء کے کتب میں اس کا ذکر نہیں لیکن چونکہ مخبر صادق (رسول خداؐ) کی زبان سے ثابت ہوا ہے آمنا و صدقنا ۔

نیز اس دلیل سے کہ محمدؐ اور محمود کے درمیان باب مجرد و مزید فیہ کے سوا کوئی فرق نہیں جو محمد ہے وہی محمود ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان ہذا "جس کو اللہ ہدایت دے وہی ہدایت پاوے"۔ میں مہدی و مہتدی کے درمیان بھی باب مجرد و مزید فیہ کے سوا کوئی فرق نہیں ۔

نیز یھد کے لفظ میں اس فعل کی اضافت خالص بے واسطہ اللہ کی ذات سے ہے اور بے واسطہ اس شخص کے متعلق کہا جاتا ہے جس کو اللہ کے سوا کسی کا واسطہ نہ ہو وہ شخص محمدؐ ہے سب کو محمدؐ کا واسطہ ہے چنانچہ آں حضرتؐ نے فرمایا میں اللہ کے نور سے ہوں اور تمام مومنین میرے نور سے ہیں ۔ یعنے تمام انبیاء اور اولیاء مخلصین ۔ لیکن خاتم نبوت کو بھی آپ ہی کی ولایت کا واسطہ ہے ۔ چنانچہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ میں اللہ کے نور سے ہوں بلکہ فرمایا کہ میں اللہ سے ہوں ۔ پس وہ ولایت محمدی ہے اور اس کے خاتم مہدی موعودؑ ہیں اور اگرچہ وہ دونوں (نبوت اور ولایت کے) راستے پیغمبرؐ سے صادر ہوئے تاہم اس تفصیل کے بغیر چارہ نہیں کیونکہ وہ (نبوت) نبوت کے زمانہ میں تھی اور یہ (ولایت) ولایت کے زمانہ میں ہے اسی لئے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ولایت افضل ہے نبوّت سے ۔ اور فرمان رسول کے موافق کہا ہے صاحب فصوص نے فصوص میں اور شارح فصوص نے نصوص میں جو کہا کہ ۔ تمام رسول علم حاصل کرتے ہیں خاتم رسول سے اور خاتم رسل علم حاصل کرتا ہے اپنے باطن سے اس حیثیت سے کہ وہ باطن خاتم الاولیاء

---

[1] سید محمد بن جعفر المکی جو نصیر الدین اودھی کے خلفا سے ہیں اپنی کتاب بحر المعانی کے پودھویں مکتوب میں لکھتے ہیں کہ خواجہ عالم فرمودہ است الولایۃ افضل من النبوۃ متنی ۔ (ملاحظہ ہو ختم الھدیٰ)

الرسل والاولیاء کلھم یرونہ من
مشکوٰۃ خاتم الاولیاء۔ فکیف
انہ لا یکون مع الکتب والرسل

ایضاً چنانچہ اسم مصطفیٰ ؐ مصطلح و معروف
محمد است اگرچہ در توریت و انجیل عیان
نیست ہمچنان اسم مہدی در لفظ ہدیً مضمر است
کما فی قولہ تعالیٰ فامّا یاتینکم منّی ھُدًی
فَمَن اتبع ھُدَایَ فلا یضلّ ولا یشقیٰ۔
(جزء ۱۶ رکوع ۱۴)

بدان اے عزیز کہ ہدیٰ مصدر است معناش ایں
جا بجز تاویل و تفسیر راست نیاید و بہتر تفسیر
آنست کہ دران لفظ قرآن مرعی ماند و رعایت
مصدر در صیغہ اوست و صیغہ ہدیٰ ہادی و مہدیؑ
است اما ہادی بوجہ توان گفت و مہدی من
کل الوجوہ ۔ برائے آن کہ ہر کرا کہ اول راہ
دادہ شدہ بعدہ آنکس راہ نما است بناءً
علیہ مہدی مقدم باشد بر ہادی واز روی معنی
تقدیم بہ مقدم لازم آید و اگرچہ بدین تقریر ہمہ
دوستان خدا لغویاً مہدی باشند چنانچہ مہدی
نیز ہادی باشد اما مہدی موعودؑ لفظاً و معناً و
لغتاً و اصطلاحاً مشہور و معروف بخطاب مہدی
است علیہ السلام و مصطلحات بلغا و فصحا است
کہ مشہور و معروف را گذاشتہ متوجہ بلغوی و
معنوی نمی شوند۔

ایضاً چنانچہ احمد و محمدؐ و محمود در اصل یک
اند۔ ہادی و مہدی و مہتدی در اصل یک اند حاصل
الامر ہر کہ در تفاسیر و تصانیف بزرگانِ با خدا

ہے مگر اس (امر ولایت) کو ظاہر نہیں فرمایا حاصل
یہ کہ تمام رسول اور اولیاء اسکو (خدا کو) دیکھتے ہیں
خاتم الاولیاء کی مشکوٰۃ سے۔
پس مہدیؑ کا ذکر اللہ کی کتابوں اور اللہ کے رسولوں کے
ساتھ کیونکر نہ ہو۔

چنانچہ مصطفیٰ کا نام مصطلح و معروف محمد ہے۔ اگرچہ کہ توریت
و انجیل میں ظاہر نہیں اسی طرح مہدی کا نام لفظ ہدیً
میں پوشیدہ ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پھر اگر
تمہارے پاس آئے میری طرف سے ہدایت تو جو میری ہدایت
پر چلا وہ نہ بہکے گا اور نہ تکلیف میں پڑیگا۔ جان اے
عزیز ہدیً مصدر ہے اس کے معنی بجز تاویل اور تفسیر
کے درست نہیں ہوتے اور اس کی بہتر تفسیر یہ ہے
کہ اس میں قرآن کے لفظ کی رعایت ملحوظ رہتی ہے اور رعایت
مصدر کی اس کے صیغوں میں ہوتی ہے اور ہادی و مہدیؑ صیغے
ہیں۔ ہدیً کے لیکن ہادی ایک وجہ سے کہہ سکتے ہیں اور
مہدی تمام وجوہات سے اس لئے کہ جس کسی کو پہلے
راستہ دکھایا جاتا ہے اس کے بعد ہی وہ شخص رہنما ہوتا ہے
بناءً علیہ مہدی مقدم ہوگا ہادی پر اور از روے معنی تقدیم
مقدم پر لازم آتی ہے۔ اور اگرچہ اس تقریر سے تمام دوستان
خدا از روے لغت مہدی ہیں۔ چنانچہ مہدی بھی ہادی ہے
لیکن مہدی موعودؑ لفظاً و معناً و اصطلاحاً مشہور و معروف
مہدی علیہ السلام کا خطاب ہے اور یہ بلغا و فصحا کی
اصطلاحات سے ہے کہ مشہور اور معروف کو چھوڑ کر
لغوی اور معنوی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔

نیز جیسا کہ احمد و محمد و محمود دراصل ایک ہیں اسی
طرح ہادی و مہدی و مہتدی دراصل ایک ہیں حاصل
یہ کہ بزرگانِ باخدا کی تصانیف اور تفاسیر میں مصطفیٰ
کے نام کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے اس کو انصاف کی نظر
دیکھنے والا محمد اور مہدی کے مرتبہ کو پہچان سکتا ہے ورنہ

چگونگی تمام مصطفیٰ بانصاف نظر کرده باشد قدر یکدیگر بشناسد دگر نه معذور است الغرض چونکه ذات مهدیؑ علیه السلام خلاصه و باطن مصطفیٰ و ماخذ فیض همه انبیاء و اولیاء است لاجرم ذکرش در کلمهٔ رسله لازم است در بیان قوله تعالیٰ اللّٰه نور السمٰوات و الارض - یعنی بکل شی محیط بصفاته مثل نوره کمشکوة - بیان او این است همچوں طاقچه که سینه محمد علیه السلام است فیها مصباح - درو یے چراغی که العشق نار اللّٰه است المصباح فی زجاجة و عشق ذاتی در دل محمد که مانند آبگینه هست الزجاجة کانها کوکب دری - در دل او همچوں زهره و مشتری روشن تر است تا که خلیل اللّٰه علیه السلام دراں مرات رویت حق یافته اما چونکه اتصال احمدی از آمیزش قلب و قالب منزه بود تمیز ابراهیمی صعود به تنزیه کرد - اگر گوئی که آن مرات نور نبوت ابراهیمؑ بود آری لیکن هرگاه که نور نبوت همه انبیاء از نور نبوت مصطفیٰ بوجود آمده حقیقت همون موجود باشد - یوقد من شجرة مبارکة قد لیله من آیة اخریٰ - جعل لکم من شجر الاخضر ناراً فاذا انتم توقدون - جزء ۲۳ رکوع ۴ - اشارت بر آنست - زیتونة لا شرقیةٍ ولا غربیةٍ - شجره مبارک ولایت خاص است - یعنی خالص تجلیٔ ذات که منزه است از شروق و غروب و مقدس است

معذور ہے - الغرض چونکہ مہدیؑ کی ذات مصطفیٰ کا باطن اور خلاصہ ہے اور تمام انبیاء و اولیاء کے لئے فیض لینے کا ماخذ ہے لہٰذا بالضرور مہدی کا ذکر کلمۂ رسلہ میں لازم ہے چنانچہ یہ بات اللہ تعالیٰ کے فرمان ہذا کے بیان میں ظاہر اللّٰہ نور السمٰوات و الارض - اللہ نور ہے آسمانوں اور زمینوں کا یعنی اللہ ہر چیز پر احاطہ کیا ہوا ہے - اپنے صفات سے مثل نورہ کمشکوٰةٍ اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاقچہ ہے - اس کا بیان یہ ہے کہ محمدؐ کا سینہ طاقچے کے مانند ہے - فیہا مصباح اس طاقچہ میں "عشق اللہ کی آگ" کا چراغ ہے - المصباح فی زجاجة اور وہ چراغ ایک شیشہ میں ہے - یعنی عشق ذاتی محمد کے دل میں شیشہ کے مانند ہے - کانہا کوکب دری - گویا کہ وہ شیشہ چمکتا ہوا ستارہ ہے - یعنی محمد کے دل میں زہرہ اور مشتری کے مانند زیادہ روشن ہے - یہاں تک خلیلؑ اسی آئینہ میں اللہ کا دیدار پائے ہیں لیکن چونکہ اتصال احمدی قلب اور قالب کی آمیزش سے پاک تھا اس حضرت خلیلؑ کا تمیز تنزیہ کی طرف صعود کیا - اگر تم یہ کہو کہ وہ آئینہ حضرت ابراہیمؑ کی نبوت کا نور تھا تو ہم کہتے ہیں ہاں تھا لیکن جس وقت تمام انبیاء کی نبوت کا نور مصطفیٰ کے نور نبوت سے وجود میں آیا ہے تو حقیقت میں وہی موجود ہوگی - یوقد من شجرة مبارکة وہ چراغ روشن کیا جاتا ہے ایک مبارک درخت سے - پس دلیل اسکی دوسری آیت سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنایا تمھارے لئے درخت سبز سے آگ کو پس یکایک تم روشن کرتے ہو اشارہ اسی طرف ہے زیتونة لا شرقیةٍ ولا غربیةٍ - وہ درخت زیتون ہے نہ مشرقی ہے نہ مغربی ہے - شجرۂ مبارک

از زیادہ ونقصان یکاد زیتہا یضیٔ ولو لم تمسسہ نار یعنی معرفت کمال محبت ذات حق تعالیٰ کہ مصطفیٰ راست و آن ولایت ذات بواسطۂ رسالت ہمچوں زیرکی ابراہیم علیہ السلام ظہور فرماید۔

پس ہرگاہ کہ نور نبوت ویرا درگرفت نورٌ علیٰ نور یعنے چون آن مصباح را چناں زجاجہ از باد عدم بجافظت رسیدہ نور الطف بوجود لطیف موجود گشت وقدرت بوحدت جوشیدن گرفت و نور نار اللہ شدہ بے پردہ نہاں دبا پردہ محیاں گشت۔

آں بادشاہ اعظم دربستہ بود محکم
پوشیدہ دلق آدم ناگاہ بردر آمد

یامراد از دہن نبوت است کہ از ثمرہ ولایت باشد چہ ہر یک پیغمبر را چون شجرۂ ولایتش کامل شدہ ظہور نبوت بر دادہ۔ یہدی اللہ لنورہٖ من یشاء ۔ راہ نماید خدائے تعالیٰ بمعرفت خویش ہر کرا میخواہد و بیان میکند خدائے تعالیٰ مانند مقام بالطف و چراغ و آبگینہ و درخت دُہن تمام باشد۔ رسالہ مجمع الآیات

اللّٰھم صلّ علیٰ محمدین وعلیٰ اٰل محمدین وبارك وسلم بعدد کل معلوم لك۔

ولایۃ خاص ہے یعنی خالص تجلی ذات ہے جو منزہ ہے طلوع ہوکر چمکنے اور ڈوبنے سے اور وہ پاک ہے زیادتی اور نقصان سے۔ یکاد زیتہا یضیٔ ولو لم تمسسہ نارٌ قریب ہے کہ اس درخت کا تیل روشن ہووے۔ اگرچہ اس کو آگ نہ بھی چھوئے۔ یعنی ذات حق تعالیٰ کی کمال محبت کی معرفت جو مصطفیٰ کو ہے وہی ولایت مصطفیٰ ہے جو رسالت کے ذریعہ ابراہیم کی زیرکی کے مانند ظہور فرمائے گی۔

پس جس وقت کہ نور نبوت نے نور ولایت کو لے لیا تو۔ نورٌ علیٰ نور ۔ نورٌ علیٰ نور ہوگیا۔ یعنی اس چراغ کو ایسا شیشہ باد عدم سے محفوظ رہنے کے لئے مل گیا تو ایک نور الطف لطیف وجود کیساتھ موجود ہوگیا اور قدرت اپنی وحدت کیساتھ جوش مارنے لگی اور نور نار اللہ بن کر بغیر کسی پردہ کے نہاں اور پردہ محیاں میں عیاں ہوگیا۔

وہ بادشاہ اعظم دروازہ کو مضبوط بند کیا ہوا تھا
آدم کی گدڑی پہنکر یکایک دروازہ سے باہر آگیا

یامراد نبوت کے تیل سے ہے جو ولایت کے پھل سے نکلا ہے کیونکہ ہر ایک پیغمبر کو جب اُس کی ولایت کا درخت مکمل ہوا تو ظہور نبوت کا پھل دیا یہ سب یہدی اللہ لنورہٖ من یشاء کا نتیجہ ہے یعنے اللہ تعالیٰ اپنے نور کی معرفت کی طرف جس کو چاہتا ہے راستہ بتاتا ہے اور خدائے تعالیٰ لطیف ترین مقام اور چراغ اور آبگینہ اور درخت دُھن کو مثالاً بیان فرماتا ہے۔ اے اللہ رحمت نازل کر ہر دو محمد پر اور ہر دو محمد کی آل پر اور برکت نازل کر اور سلام بھیج اُس عدد میں جو تجھ کو معلوم ہیں۔

المرقوم ۲۳ ذی حجہ ۱۳۶۰ھ

ناقل ومترجم

حضرت مولانا میاں سید دلاور عرف گورے میاں صاحب سابق سرپرست دارالاشاعت جمعیۃ مہدویہ

تصدیق الآیات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی عطیٰ بفضلہ توفیق تصدیق الآیات بالاتمام ووھبنا برحمتہ تحقیق معرفۃ السیئات علی الخاص دون العام قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذالک فلیفرحوا علی الدوام والصلوٰۃ علی محمد سید الانام وعلی المھدی الموعود صاحب الزمان والامام وعلی اصحابھما و اتباعھما الی یوم الحشر والسلام اما بعد السید قاسم ابن الحضرت المرحوم السید یوسف رحمۃ اللہ علیہ ونور اللہ مضجعہ لما اراد ان یولف ادلۃ الاثبات المھدی علیہ السلام فقال یا ایھا العاقل ان معرفۃ المھدی الموعود صلی اللہ علیہ وسلم من جملۃ العقاید واحادیث التی تدل علی علامات المھدی علیہ السلام کلھا احاد وذکر فی شرح العقائد والخبر الواحد مع اشتمالہ بجمیع الشروط لایفید الا الظن وان الظن لایعبا بہ فی الاعتقادیات والعملیات ایضا لایجوز لغیر المجتھد ان یتمسک بالاحادیث لان اقسامھا کثیرۃ صحیح وسقیم وقوی وضعیف حقیقۃ ومجاز ناسخ ومنسوخ ونحوہ کما کان واضحا فی علم الحدیث وزمان الاجتھاد قد انقطع باتفاق العلماء فالابحاث بھذہ الاحادیث من غیر الاجتھاد فی الاصول عین جہالۃ وضلالۃ ومتعارض یعنی یعلم من بعض الاحادیث اجتماع المھدی مع عیسیٰ علیھما السلام ومن البعض

تمام تعریف سزاوار ہے اللہ کے لئے جس نے اپنے فضل سے کامل طور پر آیات کی تصدیق کی توفیق عطا فرمائی اور برائیوں کی معرفت کی تحقیق ہم کو اپنی رحمت خاصہ سے بخشی کہدے کہ یہ اللہ کا فضل اور اس کی رحمت ہے اس سرفرازی سے ہمیشہ خوش رہیں اور درود نازل ہو مخلوق کے سردار محمد پر اور امام مہدی موعود صاحب زماں پر اور اُن دونوں کے اصحاب اور ان کی پیروی کرنے والوں پر قیامت تک حمد وصلوٰۃ کے بعد واضح ہو کہ سید قاسم ابن حضرت مرحوم میاں سید یوسف رحمۃ اللہ علیہ ونور اللہ مضجعہ نے جب مہدی کے ثبوت کے دلائل لکھنے کا ارادہ کیا تو کہا اے عاقل مہدی موعود صلعم کی معرفت جملہ عقائد سے ہے اور جو احادیث کہ مہدی موعود صلعم کی علامات پر دلالت کرتی ہیں وہ سب احاد ہیں۔ اور شرح عقائد میں ذکر کیا ہے کہ خبر واحد اپنے تمام شرائط کو شامل ہونے کے باوجود صرف ظن کا فائدہ دیتی ہے اور ظن اعتقادیات میں معتبر نہیں اور عملیات میں بھی احادیث سے تمسک کرنا (دلیل لانا) غیر مجتہد کے لئے جائز نہیں اس لئے کہ احادیث کے اقسام بہت ہیں مثلاً صحیح سقیم قوی ضعیف حقیقت مجاز ناسخ منسوخ اور ان کے مانند جیسا کہ علم حدیث سے یہ بات واضح ہے اور علما سُنت وجماعت کے اتفاق سے اجتہاد کا زمانہ منقطع ہو گیا ہے۔ پس اجتہاد کے بغیر ان احادیث سے اصول میں بحث کرنا عین جہالت گمراہی اور جھگڑا کرنا ہے۔ یعنے بعض احادیث سے مہدیؑ اور عیسیٰؑ کا اجتماع معلوم ہوتا ہے اور بعض سے علیحدہ علیحدہ ہونا اور بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ مہدی بنی عباس سے ہوں گے اور بعض

افتراق وبعضهم من البعض انه من بني العباس و
من البعض انه من ابن الحسين رضي الله عنه
ومن البعض ان خروجه من المغرب ومن البعض
اشارة بهذا انه من المشرق وكذا في تاريخ مولده
ومبعثه وكذا في سائر علاماته فما من حديث
الا وله تعارض فعلى قاعدة الاحوال اذا تعارضا
تساقطا حكمهما اما ما ثبت بالاحاد الظنية
بعد ظهوره يصير يقينا بلا شبهة كطلوع الشمس
من مغربها وهو ان ثبت بالاحاد الظني تحت
قوله تعالى يوم ياتي بعض ايات ربك اما اذا
طلعت ورءاها الناس
زال الظن وحصل اليقين وكذا سائر الاخبار
الاتية التي اثبت بها العلماء معجزات النبي عليه
السلام بعد ظهورها فعلم انه اذا توافق العمل
بالواحدة لظهران يئول المتعارضات كلها على
موافقتها فبهذا الاحاديث ايضا يكون مجي
المهدي عليه السلام متواتر المعنى يعني ان الاحاد
التي وردت في علامات المهدي عليه السلام
وصفاته والكانت كلها احاد ومتعارض ولكن
هذا المقدار وهو كون الشخص يدعو المهدية
في آخر الزمان متواتر
بانقطاع النظر من النفي والاثبات كما اورد
القرطبي وقد تواترت الاخبار واستفاضت
بكثرت رواتها عن النبي صلى الله عليه وسلم
في المهدي عليه السلام وقال الامام البيهقي
في شعب الايمان اختلف الناس في امر المهدي
عليه السلام فتوقف جماعة واحالوا العلم الى
عالمه واعتقدوا انه واحد من ولد فاطمة بنت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يخلقه الله

سے اولاد حسین سے اور بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ مہدی کا
خروج مغرب سے ہوگا۔ اور بعض میں اسبات کی طرف اشارہ
ہے کہ مشرق سے خروج ہوگا اسی طرح مہدی کے مقام ولادت
و بعثت اور آپ کی علامات میں اختلافات ہیں پس کوئی ایسی
حدیث نہیں کہ جس میں تعارض نہو پس ان احوال کی بنا پر جب دو
حدیثیں آپس میں متعارض ہوتی ہیں تو اُن کا حکم یہ ہے کہ ساقط
ہو جاتی ہیں لیکن جو چیز احاد ظنی سے ثابت ہو اُس چیز کے
ظاہر ہوجانے کے بعد احاد ظنی یقینی ہوجاتی ہے بلا شبہ مثلاً
مغرب کی طرف سے آفتاب کا طلوع ہونا اللہ تعالیٰ کے فرمان
"جس دن آجائیگا ایک نشان تیرے پروردگار کے تحت احاد ظنی
سے ثابت ہے لیکن جب مغرب کی طرف سے آفتاب طلوع ہوگا
اور اس کو لوگ دیکھ لیں گے تو زائل ہوجائیگا احاد ظنی کا
کا ظن اور حاصل ہوگا یقین اور اسی طرح ہیں وہ تمام اخبار
مغیبہ جن سے علما نے نبی کے معجزات کو ثابت کیا ہے ان کے
ظاہر ہونے کے بعد پس معلوم ہوا کہ جب ایک امر مشترک کے
موافق کا عمل ہوسکتا ہے تو یہ بات لازم ہے کہ ساری متعارض
حدیثوں کو اس مشترکہ امر کی طرف رجوع کریں لیکن ان احادیث
سے بھی مہدی کی مجی متواتر المعنی ثابت ہوتی ہے یعنی جو احادیث
کہ مہدیؑ کی علامتوں اور آپ کی صفات کے متعلق آئی ہیں
اگرچہ کہ وہ سب احاد اور متعارض ہیں ولیکن یہ بات کہ ایک
شخص آخر زمانہ میں مہدیت کی دعوت کرے گا قطع نظر نفی
و اثبات کے بالتواتر ثابت ہے جیسا کہ قرطبی نے لایا ہے کہ
نبیؐ سے مہدی کے حق میں جو حدیثیں مروی ہیں حد تواتر کو پہنچ
چکی ہیں اور ان کے راوی بکثرت ہیں اور امام بیہقی نے
شعب الایمان میں کہا ہے کہ مہدی کی علامتوں کے باب
میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے پس ایک جماعت نے توقف
کیا اور علامات کے علم کو حوالہ کیا اس کے عالم یعنی خدا تعالیٰ
کے اور اس بات کی معتقد ہوگئی کہ مہدی ایک شخص ہے
فاطمہ بنت رسول اللہ صلعم کی اولاد سے اس کو پیدا کریگا۔

متی شاء ویبعثه نصرة لدینه ویخرج فی آخر
الزمان کذا اورد سعد الدین تفتازانی فی شرح
المقاصد فذهب العلماء الی انه امام عادل
من ولد فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیه
وسلم یخلقه الله متی شاء ویبعثه لنصرة
لدینه هکذا ذکر الامام
البیهقی فی شعب الایمان فاذا کان اعتقاد العلماء
وجماهیرهم علی هذا الوجه فالاعتقاد من ورائها
وطلب العلامات عین فضولی وجهالة والمهدی
الموعود علیه السلام حق باتفاق السلف والخلف

بل ثبت باتفاق کل المذاهب والملل کما صرح
صاحب التاویلات فی تفسیر قوله تعالی لم
یکن الذین کفروا ای حجبوا اماعن الدین وطریق
الوصول الی الحق کاهل الکتاب واماعن الحق
کالمشرکین والمشرکین منفکین عماهم فیه
من الضلالة حتی یاتیهم البینة ای الحجة
الواضحة الموصلة الی المطلوب وذالك ان الفرق
المختلفة المحتمیة باهوائهم وضلالاتهم من الیهود
والنصاری والمشرکین کانوا یتخاصمون ویتعاندون
ویدعی کل حزب حقیقة ماعلیه ویدعو صاحبه
الیه وینسب دینه الی الباطل ثم یتفقون علی
ان لاینفك عمانحن فیه حتی یخرج النبی الموعود
فی الکتابین المامور باتباعه فیهما فنتبعه ونتفق
علی الحق علی کلمة واحدة کما علیه الان بعینه
حال هؤلاء

اللہ جب چاہے گا اور مبعوث کریگا اس کو اپنے دین کی
نصرت کے لئے اور نکلے گا آخر زمانے میں اسی طرح علامہ
سعد الدین تفتازانیؒ نے شرح مقاصد میں لایا ہے کہ علماء اہل
سنت والجماعت کا مذہب یہ ہے کہ مہدی امام عادل
ہے ۔ فاطمہ بنت رسول اللہؐ کی اولاد سے اللہ تعالیٰ پیدا کرے
گا ۔ مہدی کو جب چاہے گا دین کی نصرت کیلئے ۔ اسیطرح
ذکر کیا ہے امام بیہقی نے ۔ شعب الایمان میں ۔ پس
جب جمہور علماء اہل سنت وجماعت کا اعتقاد اس طرح
کا ہے تو ان کے اعتقاد کے برخلاف علامات کو طلب کرنا
بالکل فضول اور عین جہالت ہے اور سلف وخلف بلکہ
کل مذاہب وملت کے اتفاق سے مہدی موعودؑ کی ذات
حق ہے جیسا کہ تصریح کیا ہے صاحب تاویلات نے ۔
اللہ تعالیٰ کے قول کے تحت کہ نہیں تھے وہ لوگ جو کافر ہوئے
یعنی روگردانی کئے یا دین سے یا حق کی طرف پہنچنے کے راستہ
سے مانند اہل کتاب کے اور یا روگردانی کئے حق سے مانند
مشرکین کے اور مشرکین نہیں تھے علٰحدہ ہونے والے اس
ضلالت سے جس میں وہ مبتلا تھے یہاں تک کہ آیا اُن
کے پاس بینہ یعنی حجت واضحہ جو مطلوب کی طرف پہنچانی
والی ہو ۔ اور یہ اس وجہ سے کہ مختلف فرقے یہود ونصاریٰ
اور مشرکین کے جو اپنی نفسانی خواہشوں اور گمراہیوں میں
پڑے ہوئے تھے آپس میں ایک دوسرے سے خصومت اور
عناد رکھتے تھے اور ہر گروہ جس روش پر تھا اس کے حق ہونے
کا دعویٰ کرتا تھا اور اپنے ملاقاتی کو اپنے دین کی طرف بلاتا تھا
اور اپنے ملاقاتی کے دین کو باطل کی طرف منسوب کرتا تھا پھر
وہ لوگ آپس میں متفق رہتے تھے کہ جس دین میں ہیں اس سے
علیحدہ نہیں ہونگے یہاں تک کہ وہ نبی ظہور کرے جس کی
اتباع پر توریت اور انجیل میں حکم کیا گیا ہے پس ہم پیغمبر
موعود کی اتباع کریں گے اور ایک کلمہ پر رہ کر طریق حق
پر اتفاق کریں گے اب بعینہ (ان بہتر فرقے والے) متفرق

المتعصبين من اهل المذاهب المتفرقة وانتظارهم
خروج المهدي عليه السلام في آخر الزمان و
وعدهم على اتباعه متفقين على كلمة واحدة
ولا احسب حالهم الاحال اولئك واذا خرج
اعاذنا الله من ذالك فحكى الله قولهم بانهم
انهم ماتفرقوا تفرقا قويا وما اشتدت اختلافهم
وتعاندهم الامن بعد ماجاءتهم البينة يعني خروجه
لان كل فرقة بل كل شخص توهم انه يوافق
هواه ويصوب رايه لاحتجابه بدينه فلما
ظهر خلاف ذالك ازداد كفره وعناده

واشتدت شكيمته وضغينته انا هي محك

الصدق لهذا الذات مصداق الانبياء عليهم
السلام وهو التوافق بلغهم بهذا الاقرار
لجميع الامة وتوافق اقوال الانبياء وافعالهم
واحوالهم موجب التصديق كما ذكر في طوالع

بجميع سيره وصفاته المتواترة كملازمة الصدق
والاعراض عن الدنيا مدة عمره والسخاوة

الى غاية لم يمسك الاقوت يومه والشجاعة
الى حد لم يفر قط وان عظم الرعب مثل يوم احد
والفصاحة التي ابكمت مصاقع الخطباء من
العرب العرباء والاصرار على الدعوى مع ما
ترى من المتاعب والمشاق والترفع عن

اہل مذاہب۔
متعصبوں کا حال ہے اور ان کا انتظار آخری زمانہ میں مہدیؑ کے نکلنے کے متعلق اور اُن کا وعدہ کرنا مہدی کی اتباع پر اس حال میں کہ وہ ایک کلمہ پر متفق ہیں اور نہیں سمجھتا ہوں میں ان بہتر فرقوں کے حال کو مگر حال ان ہی فرقوں کا جو یہود و نصاریٰ و مشرکین سے مذکور ہوئے اور جبکہ مہدی ظاہر ہو جائے گا تو اللہ ہم کو مخالفت کے شر سے بچائے پس حکایت کیا اللہ نے اُن کے قول کی اور بیان کیا کہ وہ لوگ نہیں متفرق ہوئے قوی طور پر متفرق ہونا اور نہیں سخت ہوا اُن کا اختلاف اور اُن کی آپس کی دشمنی مگر بعد اس کے کہ آگیا اُن کے پاس بینہ (حجت واضحہ یعنی ولایت) مہدی علیہ السلام کے خروج کے سبب سے کیونکہ ہر فرقہ بلکہ ہر شخص وہم کیا ہوا ہے کہ مہدی اس کی خواہش کے موافق ہوگا اور اس کی رائے کو درست ٹھیرائیگا یہ اس کا وہم کرنا اس وجہ سے ہے کہ وہ اپنے دین باطل کی وجہ دین حق سے پردہ میں ہیں پس جب مہدی اس کے خلاف میں ظاہر ہوگا تو اس کا کفر اور اس کا عناد بڑھ جائے گا اس کا کینہ اور حسد سخت ہو جائے گا اور اس ذات (مہدیؑ) کی سچائی کی کسوٹی انبیاء علیہم السلام کا مصداق ہے۔
تمام انبیاء میں جو صفات تھے وہ مجموعی حیثیت سے امامؑ میں موجود تھے) اور اُن کا (انبیاء کا) باہمی توافق جمیع اُمت کا اقرار ہے انبیاء کے اقوال افعال اور احوال کا توافق تصدیق کا موجب ہوتا ہے جیسا کہ طوالع میں ذکر کیا گیا ہے پس آپ کی (آنحضرتؐ کی) تمام متواترہ سیرتیں اور صفاتیں مثلاً سچائی کی پابندی اور مدت العمر دنیا سے منہ موڑے ہوئے رہنا (ترک دنیا کیے ہوئے رہنا) اور انتہا درجہ کی سخاوت کہ اپنے ایک دن کے قوت سے زیادہ روک نہ رکھا اور حد درجہ کی شجاعت کہ کبھی نہ بھاگا شدید رعب کے موقع پر بھی یوم احد کے مانند اور ایسی فصاحت کہ عرب عرباء کے فصیح ترین خطیب آپ کے مقابلہ میں گونگے ہو گئے باوجود تکلیفوں اور مشقتوں کے اپنے دعویٰ نبوت پر اصرار تونگروں سے بے نیازی فقیروں کے

الاغنیا والتواضع مع الفقراء وذالک لایکون الا للانبیاء علیہم السلام اذلم یتفق لاحد من الخلق اجتماع ہذہ الصفات فی ذاتہ وکان اجتماعہا فی ذاتہ من اعظم المعجزات واقوی الدلالات علی مہدیۃ المہدی الموعود علیہ السلام وقال الامام ابوحامد محمد الغزالی فی الاحیاء فی بیان النبوۃ بعد ماعدد اخلاقہ وآدابہ ان ذالک کلہ لایتصور للکذاب ولایلبسہ بل کانت شمائلہ واحوالہ شواہد ناطقۃ بصدقہ حتی ان الاعرابی الجلف کان یراہ فیقول واللہ ماہذا وجہ کذاب ولولم یکن الاہذہ الامور الظاہرۃ لکان فیہا کفایۃ انتہی امام

غزالی میفرماید اگر ہیچ نباشد دراں پیغمبر مگر ایں امور ظاہری ہرآئینہ ہست دریں امور ظاہری کفایتی یعنی در صدق او وافی وکافی است از روی شہادت پس بر صدق مہدی علیہ السلام نیز ہمیں امور کافی ووافی است و ذکر فی تفسیر المواہب تحت قولہ تعالی ام لم یعرفوا رسولہم فہم لہ منکرون آیا نشناختند پیغمبر خودرا بصفت امانت وراستی وحلم ووقار وکرم ومروت ونیک خوئی وکمال علم باوجود عدم تعلیم پس ایشاں مرادرا منکر وناشناسندگان باشند یعنی الم یعرفوا رسولہم بالامانۃ والصدق والحلم والوقار والکرم والمروت وحسن الخلق وکمال العلم مع عدم التعلیم فہم لہ منکرون وکذا قال القاضی فی انوار التنزیل حاصل الامر انہ ذکر فی جمیع کتب العقائد والتفاسیر ان اخلاق الانبیاء

ہوسوائے دوسروں میں نہیں ہوتے جو صفات آپکی ذات میں تھیں وہ کسی غیر میں جمع نہ ہوئیں اور ان صفات کا آپ کی ذات میں جمع ہونا ایک بڑا معجزہ اور آپ کی نبوت پر ایک قوی تر دلیل تھا انتہی تو پھر مہدی موعودؑ کی مہدیت پر ان صفات کا آپ کی ذات میں جمع ہونا کس طرح دلیل نہوگا اور

امام ابوحامد محمد غزالی مختصر الاحیاء میں بیان نبوت میں بعد اس کے کہ آپکے عادات و اخلاق کو گن کر بتایا ہے کہا ہے کہ یہ سب صفات کسی جھوٹے کے لئے متصور نہیں ہوسکتے اور نہ وہ (جھوٹا) ان صفات حسنہ کا جامہ پہن سکتا ہے بلکہ آپکے شمائل واحوال آپ کی سچائی پر دلیل ناطق ہیں یہانتک کہ ایک جاہل اعرابی بھی دیکھتا تھا تو کہتا تھا کہ خدا کی قسم یہ جھوٹے کا چہرہ نہیں ہے اگر آپ کی ذات مقدس میں صرف یہی امور ظاہرہ اخلاق حسنہ مذکورہ ہوتے تو آپ کو سچا نبی سمجھنے کے لئے کافی تھے۔ انتہی۔ امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ ان امور ظاہری کے سوا دوسری کوئی چیز اس پیغمبر میں نہ بھی ہوتی تو یہ امور ظاہری ہی کافی تھے یعنی از روئے شہادت پیغمبرؐ کی سچائی کے لئے کافی اور وافی ہیں پس مہدیؑ کی سچائی کے لئے بھی یہی امور تمام صفات حسنہ کافی اور وافی ہیں اور تفسیر مواہب میں فرمان خدا ام لم یعرفوا رسولہم فہم لہ منکرون کے تحت ذکر کیا کہ آیا نہیں پہچانا اُنہوں نے اپنے پیغمبرؐ کی امانت راستی حلم ووقار کرم مروت نیک خوئی اور کمال علم کی صفات سے جو پیغمبر میں باوجود کسی انسان سے تعلیم نہ پانے کے موجود تھیں پس واقعی یہ لوگ پیغمبر کا انکار کرنیوالے اور پیغمبر کو نہیں پہچاننے والے ہیں یعنی منکروں نے اپنے رسول کی امانت داری سچائی بردباری وقار کرم مروت حُسن اخلاق اور باوجود کسی استاد کے پاس تعلیم نہ پانے کے علم کو نہیں پہچانا پس یہ لوگ اس کے منکر ہیں اسی طرح قاضی نے انوار التنزیل میں کہا ہے حاصل یہ کہ تمام کتب عقاید وتفسیر میں ذکر کیا گیا ہے کہ انبیاء کے اخلاق کسی خاص انسان کے دعویٰ نبوت

علیہم السلام بصدق دعوی الشخص الانسان
حجۃ قطعیۃ وھی کلھا بالتمام والکمال وجدت
فی ذات المھدی علیہ السلام ۔ فانظر ایھا
المنصف بمنظر الانصاف بلا تعصب و اعتساف
وانصف ان الدین کلہ انصاف فکلما ادعی
الشخص بموافقۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
علی المھدیۃ فتصدیقہ فرض علی الانام کقولہ
تعالی واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم
من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق
لما معکم لتومنن بہ ولتنصرنہ
وقال الامام ابو محمد بن النصر ابادی فی تفسیرہ (جزء ۳ رکوع ۱)
کاشف المعانی تحت ھذہ الایۃ مصدق لما
معکم من الاقوال والافعال والاحوال بحکم
الکتٰب ای موافق لہ باعمالہ واحوالہ واقوالہ
ھذہ الایۃ وان نزلت لتصدیق نبینا علیہ
الصلاۃ والسلام فی القران لکن حکمھا کان
جاریا فی الانبیاء علیہم السلام من قبلہ حیث
جعل الشیخ ابو منصور الماتریدی مصدق
لجمیع الانبیاء والمرسلین فما من نبی ولا
امۃ الا کان مامورا بموجبہ ومقتضاہ وکان
الامر فیھم اذا اتاھم رجل صالح موافقا فی الاقوال
والافعال والاحوال للانبیاء الماضیۃ والحالیۃ
ثم ادعی النبوۃ وجب علیھم ان یقبلوہ ثم
من کان من الامۃ شاکا مرتابا یطلب المعجزۃ
فمن امن قبل رویۃ المعجزۃ کان ایمانہ اقوی
الایمان کایمان ابی بکر رضی اللہ عنہ لان
الاصل فی امر النبوۃ ھو الاخلاق واما المعجزۃ
فقد تعارضھا السحر ای تشابھھا فی کونھما
خارقین لاوقوعا فلذلک من لم یومن

کی سچائی پر حجت قطعی ہوتے ہیں اور یہ سب اخلاق تمام و
کمال مہدی علیہ السلام کی ذات میں پائے گئے۔
پس اے منصف کجی اور ظلم کے بغیر انصاف کی نظر سے دیکھ
اور انصاف کر کہ دین مجسم انصاف ہے پس جب کوئی شخص
محمدؐ کے اقوال، فعل اور حال کی موافقت کے ساتھ دعوی مہدیت
کرے تو مخلوق پر اسکی تصدیق فرض ہے مانند قول اللہ تعالیٰ
کے اور جب لیا اللہ نے نبیوں سے عہد کہ جو کچھ میں تم کو دوں
کتاب اور علم پھر آوے تمہارے پاس کوئی رسول جو تصدیق کرتا
ہو اس چیز کی جو تمہارے پاس ہو تو ضرور اس کو مانو گے اور اس
کی مدد کرو گے ۔ آیت شریف مصدق لما معکم کے تحت
امام ابو محمد نصر آبادی نے اپنی تفسیر کاشف المعانی میں کہا ہے
کہ مصدق لما معکم سے
مراد من الاقوال والافعال والاحوال بحکم الکتاب ہے
یعنی وہ رسول اپنے اقوال، افعال اور احوال میں حکم کتاب
کے موافق ہے اگرچہ یہ آیت قرآن میں ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ
والسلام کی تصدیق کے لئے نازل ہوئی ہے لیکن اس کا حکم
آپ سے انبیاء سابقین پر جاری تھا چنانچہ ابو منصور ماتریدیؒ
نے مصدق لما معکم کی تفسیر مصدق لجمیع الانبیاء
والمرسلین ہی کی ہے یعنی وہ رسول تمام انبیاء و مرسلین
کی تصدیق کرنے والا ہوتا ہے پس کوئی نبی اور کوئی امت نہیں
اسی --- کے موجب اور مقتضاء وہ چیز جس کو وہ واجب کرے
اور وہ چیز جو اس کی چاہی ہوئی ہو) کے موافق عمل کرنے پر
مامور ہوتے ہیں اور جب ان کے پاس کوئی مرد صالح اقوال و
افعال و احوال میں انبیاء گذشتہ و حالیہ کے موافق ہو کر آئے اور پھر
نبوت کا دعوی کرے تو ان پر اس کا قبول کرنا واجب ہو جاتا
ہے پھر امت سے جو شخص شک و شبہ کرنے والا ہوتا ہے تو
معجزہ طلب کرتا ہے اور جو شخص معجزہ دیکھنے سے پہلے ایمان
لاتا ہے تو اس کا ایمان قوی ترین ایمان ہوتا ہے مانند
ایمان ابو بکرؓ کے ۔ اس لئے کہ اصل چیز امر نبوت کے

بالاخلاق جعل المعجزة سحرا فلم يومن ابدا واما فی امة محمد علیه السلام اذا کان ولی موصوفا باخلاق الانبياء علیهم السلام فی کمال الولایة ثم جاء بخطاب من الله ورسوله واخبر عن حاله باذن من الله ممکنا بحیث لا یستقبحه الشرع

وجب علی الخلق ان یقبلوه ولا یجوز تکذیبه اذ لم یظهر علی لسانه شطح قبل ذلك ویکون

سکره ممتزجا بالصحو والصحو غالب لا سکرا محضا

فکان تکذیبه کتکذیب احد من الانبیاء علیهم السلام لان فی تکذیبه تکفیره وتکفیر المومن الصالح کفر لا یخفی وکان اخباره من الله بواسطة روح رسول الله دلیلا قطعیا فیسقط الدلیل الظنی اذا تعارضه لان من وصل هذا المقام لا یفتری

علی الله الکذب فکان ذاته واجب التصدیق لان وجوب تصدیق الانبیاء علیهم السلام لم یلزم الا للخصال الانبیاء الماضیة فکانت الخصلة علة لوجوب التصدیق وذالك موجود فی هذا الولی

فیدور الحکم علیه وذالك من اصول الفقه الحنفیة الی هنا کلامه واورد صاحب المواهب

قبول کرنے میں بدعی کے اخلاق ہیں ولیکن معجزہ کہ متعارض ہوتا ہے اس کا سحر یعنی معجزہ اور سحر دونوں خارق ہونیکی حیثیت سے مشابہت رکھتے ہیں لیکن واقع میں نہیں لہٰذا جو شخص اخلاق کو نہیں مانتا معجزے کو سحر سے منسوب کرتا ہے پس نہیں ایمان لاتا ہمیشہ اور لیکن اُمت محمدیہ میں جب کوئی ولی موصوف ہو اخلاق انبیاء علیہم السلام سے کمال ولایت میں پھر وہ (ولی اپنے دعویٰ خلافت و مہدیت میں) اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے خطاب لائے (یہ کہے کہ مجھے اللہ کا حکم ہو رہا ہے اور رسول اللہ نے مجھے یہ فرمایا ہے) اور اپنے حال کی اللہ کے حکم سے خبر دے اس حال میں کہ وہ ممکن ہو اور اس حیثیت سے ہو کہ شریعت اس کو بُرا نہ سمجھے تو خلق پر واجب ہے کہ اس کو (اس کے دعویٰ کو) قبول کرے اور اس کی تکذیب جائز نہیں کیونکہ اس کی زبان پر اس سے پہلے (دعویٰ سے پہلے) شرع کے خلاف کوئی بات ظاہر نہ ہوئی ہوگی اور اس کا سکر حالت ہشیاری سے مخلوط اور ہشیاری اس پر غالب ہوگی سکر محض نہ ہوگا (جذبہ حق میں محض مست نہ ہوگا) پس اسکی تکذیب انبیاء میں سے کسی ایک کی تکذیب ہوگی کیونکہ اس کی تکذیب میں اس کی تکفیر ہوتی ہے اور مومن صالح کی تکفیر کفر ہے جو ایک واضح بات ہے اور اس کا اللہ کی طرف سے خبر دینا بذریعہ روح رسول اللہ کے دلیل قطعی ہو جاتا ہے اور دلیل قطعی متعارض ہوتی ہے تو ساقط ہو جاتی ہے کیونکہ جو شخص اس مقام کو پہنچتا ہے تو اللہ پر جھوٹ کا بہتان نہیں باندھتا ہے پس اس کی ذات واجب التصدیق ہوگی کیونکہ انبیاء علیہم السلام کی تصدیق کا وجوب نہیں لازم ہوا مگر ان ہی محمودہ خصائل کی وجہ سے جو انبیاء سلف کے خصائل کے موافق ہیں پس محمودہ خصلت وجوب تصدیق کی علت ہوگی اور وہ یعنی محمودہ خصلت اس ولی (مدعی مہدیت) میں موجود ہے پس تصدیق کے واجب ہونے کا حکم

تحت هذه الآیة واذا قیل لهم آمنوا بما انزل الله قالوا نؤمن بما انزل علینا ویکفرون بما وراءه وهو الحق مصدقاً لما معهم
جزء ۱ رکوع ۱

وازین با کفر ایشان با توریت نیز لازم می آید چه کفر بانچه موافق چیزیست کفر باشد بآں چیز فمن ههنا یلزم ایضا کفرهم بالتوراة لانه

اذا توافق الشیء بشیء آخر فانکار الشیء انکار

الآخر وقوله تعالى ولما جاءهم رسول من عند الله مصدق لما معهم نبذ فریق من الذین اوتوا الکتب کتاب الله وراء ظهورهم کانهم لایعلمون
جزء (۱) رکوع ۱۲

واذا قال جماعة الصلحاء والفضلاء یعنی المشایخ والعلماء بطلت حجة المنکرین کقوله تعالى والذین یحاجون فی الله من بعد ما استجیب له حجتهم داحضة عند ربهم وعلیهم غضب ولهم

عذاب شدید وقوله تعالى اولمٓ یکن لهم
جزء ۲۵ رکوع ۳
آیة ان یعلمه علماء بنی اسرائیل الآیة وقوله

اس کے اوپر دور کریگا (مدعی مہدیت کی تصدیق واجب ہوگی) اور یہ امر جو مذکور ہوا فقہ حنفیہ کے اصول میں سے ہے یہاں تک ہے کلام امام ابو محمد نصر آبادیؒ کا اور صاحب مواہب نے آیت ہذا واذا قیل لهم الخ (اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ایمان لاؤ اس پر جو نازل فرمایا اللہ نے تو کہتے ہیں کہ ہم تو ایمان لائیں گے اسی پر جو اتارا گیا ہم پر اور کفر کرتے ہیں اس کے ماسوا کا حالانکہ وہ سچا ہے تصدیق بھی کرتا ہے اس کی جو ان کے پاس ہے) کے تحت بیان کیا ہے اور اسی مقام سے ان کا (یہودیوں کا) توریت سے کفر کرنا لازم آتا ہے اس لئے کہ موافق توریت یعنی قرآن سے کفر کرنا توریت سے کفر کرنا ہے۔

اس لئے کہ جب ایک چیز دوسری چیز کے موافق ہو جائے تو پہلی چیز کے انکار سے دوسری چیز کا انکار ہو جاتا ہے۔ (کیونکہ وہ دونوں چیزیں ایک دوسری کے موافق ہیں) اور اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب آیا ان کے پاس اللہ کی طرف سے رسول کہ سچا بتاتا ہے اس کتاب کو جو ان کے پاس ہے تو پھینکدیا ایک گروہ نے ان لوگوں میں سے جو کتاب دیئے گئے ہیں اللہ کی کتاب کو پیٹھ کے پیچھے گویا وہ کچھ جانتے ہی نہیں اور جب صلحا وفضلا یعنی مشائخین وعلماء مہدیؑ کے قائل ہو گئے تو منکرانِ مہدیؑ کی حجت باطل ہوگئی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور جو لوگ جھگڑا ڈالتے ہیں اللہ کے دین میں اس کے بعد کہ لوگ اللہ کو مان چکے ان کی حجت باطل ہے ان کے پروردگار کے نزدیک اور ان پر غصہ ہے اور ان کے لئے سخت عذاب ہے اور اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا ان کے لئے یہ نشانی نہیں کہ

ہ اولم یکن لهم آیة ان یعلمه علماء بنی اسرائیل ولو نزلناه علی بعض الاعجمین فقرأه علیهم ما کانوا به مؤمنین
کذلک سلکناه فی قلوب المجرمین لایؤمنون به حتى یروا العذاب الالیم فیاتیهم بغتة وهم لایشعرون
جزء ۱۹ رکوع ۱۵ - کیا ان کے لئے یہ نشانی نہیں کہ اس کو جانتے ہیں بنی اسرائیل کے علماء اور اگر ہم یہ قرآن اتارتے کسی عجمی

(آگے صفحہ ۳۵ پر)

تعالیٰ وکفی باللّٰہ شہیدا محمد رسول اللّٰہ والذین
معہ الآیۃ وقولہ تعالیٰ قل کفی باللّٰہ شہیدا
بینی وبینکم ومن عندہٗ علم الکتٰب واذا تقبل
جزو(۱۳) رکوع(۱۲)

موصوفا بطاعۃ اللّٰہ ورسولہ ثبت ۔ اولئک ھم
المومنون حقا ۔ جزء ۹ رکوع (۱۵)

کقولہ تعالیٰ ومن یطع اللّٰہ والرسول فاولئک
مع الذین انعم اللّٰہ علیھم من النبیین والصدیقین
والشھداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا
جزء(۵) رکوع(۱۶)
وقولہ تعالیٰ ومن یطع اللّٰہ ورسولہ یدخلہ
جنات تجری من تحتہا الانھار خالدین فیھا
وذالک الفوز العظیم ۔ وللّٰہ الحمد فی الاولیٰ
جزء(۱۴) رکوع(۳)
والآخرۃ ولہ الحکم والیہ ترجعون
(تمت رسالۃ تصدیق الآیات)

کہ اس کو جانتے ہیں بنی اسرائیل کے علماء الخ اور اللہ
تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور کافی ہے اللہ گواہ ۔ محمد اللہ کا رسول
ہے اور جو لوگ اس کے ساتھ ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ
کہدے کافی ہے اللہ گواہ میرے اور تمہارے درمیان اور وہ لوگ
کہ جن کو کتاب کا علم ہے اور جب (مومنوں نے) قبول کرلیا
اس حال میں کہ وہ موصوف ہیں اللہ اور اس کے رسول کی
اطاعت سے تو ثابت ہوا کہ یہی ہیں سچے ایمان دار ۔ چنانچہ
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور جو کہنا مانتے ہیں اللہ اور رسول کا
تو وہ ان کے ساتھ ہیں جن پر انعام فرمایا اللہ نے یعنے انبیاء
صدیقین شہدا اور صالحین اور یہ لوگ اچھے رفیق ہیں ۔ اور
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور جو اطاعت کریگا اللہ اور اس کے
رسول کی تو اللہ اس کو داخل کریگا باغوں میں جن کے نیچے نہریں
بہتی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور یہی بڑی کامیابی ہے
اور دونوں جہاں میں اللہ ہی کے لئے تعریف سزاوار ہے اور
حکومت اسی کی ہے اور اسی کی طرف تم لوٹوگے ۔
(تصدیق الآیات کا رسالہ تمام ہوا)

تمام ہوا ترجمہ رسالہ تصدیق الآیات

مکتوب حضرت بندگیمیاں سید یعقوب رح بن حضرت بندگیمیاں السید قاسم مجتہد گروہ مہدویہ رح

المرقوم ۲۷ محرم الحرام ۱۳۶۱ھ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

جناب عالی منصب معالی میاں السید میراں از جانب سید یعقوب
سلام فراواں وتحیات بے پایاں مرسول است مطالعہ
نمایند المرام آنکہ دریں ایام شنیدہ شدہ است کہ بایزید خاں
باشما تفحص نمودہ است عرضہ مضمونش آنکہ مہدیت حضرت
میراں سید محمد مہدی موعود علیہ السلام چوں قبول کردہ اید
وبچہ وجہ تحقیق کردہ اید مارا ہم معلوم باید کرد اگر اینچنیں

جناب عالی ومنصب معالی میاں سید میراں ۔ سید یعقوب کی
طرف سے سلام فراواں وتحیات بے پایاں مرسول ہے مطالعہ
کریں مقصود وہ ہے کہ ان دنوں سُنا گیا ہے کہ بایزید خاں نے
آپ سے تحقیق کی ہے اس کا مضمون یہ ہے کہ تم نے حضرت
میراں سید محمد مہدی موعود علیہ السلام کو کس طرح قبول کیا ہے
اور کس طرح تحقیق کی ہے ہم کو بھی معلوم کرنا چاہیئے اگر ایسا کہا

(بقیہ گذشتہ حاشیہ صفحہ ۳۴) زبان والے پر پھر وہ اس کو ان پر پڑھتا تو بھی یہ لوگ اس پر ایمان نہ لاتے اسی طرح ہم نے چلایا اس (انکار) کو گنہ گاروں کے دلوں میں وہ اس پر ایمان نہ لائیں گے جبتک کہ نہ دیکھ لیں دردناک عذاب کو پس وہ ان پر آ پڑے اچانک اور ان کو خبر نہ ہو ۔

گفته است پس اورا باید گفت کہ چنانچہ نبوت
نبی علیہ السلام تحقیق کردہ قبول کردہ ایم ہمچنیں
مہدیت سید محمد مہدی موعود علیہ السلام تحقیق کردہ
قبول کردہ ایم ہرکہ متفحص باشد اورا باید کہ آنچہ
اشکال پیش آید وگراں باشد از آنچہ در نبوت حضرت
پیغمبر علیہ السلام مر یہود و نصاریٰ را اند بر ایں حل
مشکلات نوشتہ در مصدقان آں ذات بفرستد
انشاء اللہ تعالیٰ اورا از ایشان حل خواہد شد والسلام

نیز حضرت بندگیمیاں سید یعقوب رح نے تقریر فرمائی ہے کہ
اگر کسی پرسد کہ دلیل تصدیق شما بر مہدیت میراں
سید محمد مہدی علیہ السلام چیست ۔۔ ؟ جواب باید
گفت کہ نظر کردیم در وقت آمدن مہدی علیہ السلام
پس دریافتیم البتہ ظہور وی در زمانی باشد کہ خالی
از مجتہدان خواہد شد باتفاق منا ومن العلماء
ونیز دیدیم کہ مرتبہ ما بالاتر از تقلید نیست پس تمسک
باحادیث در ثبوت ورد ما را نشاید لان ذالک مختص
بالمجتہدین واگر فرضاً و تقدیراً تمسک باحادیث
جواز داریم تاہم تصحیح احادیث و جرح آں و تعدیل
وحمل عبارات بر حقیقت یا مجاز در امکان ما نیست
زیرا چہ کسانیکہ دریں باب درتیتم بودند ہم در مرتبہ
تعین احادیث بوصف غلط خوردہ اند چنانچہ ابن
صلاح کہ امام در احادیث بود بر ابن جوزی کہ محل
دریں علم بود طعن میکند کہ ابن جوزی تصنیف
در موضوعات کردہ است ولا دلیل علی وضعہا
بل حقہا ان تذکر فی الضعاف ایں روایت
در ارجوزہ کہ در اصول حدیث است مذکور است
ہمچنیں مفسراں اجماع کردہ اند کہ شیطان القا در
قرأۃ نبی علیہ السلام کردہ است آنجا کہ گفت ۔۔
تلک الغرانیق العلی وان شفاعتہن لترتجی

ہے تو پس اس کو کہدینا چاہیئے کہ جیسا کہ ہم نے نبی ع کی نبوت
کی تحقیق کر کے قبول کیا ہے اسی طرح حضرت سید محمد مہدی موعود
علیہ السلام کی مہدیت کی تحقیق کر کے قبول کیا ہے جو شخص حق کا
متلاشی ہو اس کو چاہیئے کہ جو کچھ دشواری اور گرانی ہو حضرت
پیغمبر ع کی نبوت کے باب میں یہود و نصاریٰ کو پیش آئی ہیں
ان مشکلات کا حل لکھ کر مہدی ع کی تصدیق کرنیوالوں کے
پاس روانہ کرے انشاء اللہ تعالیٰ مصدقوں کے ذریعہ (یہاں
کے مشکلات بھی اس کے لئے حل ہو جائیں گی والسلام ۔

اگر کوئی پوچھے کہ میراں سید محمد مہدی علیہ السلام کی مہدیت
کی تصدیق کی دلیل تمہارے پاس کیا ہے؟ تو جواب دینا چاہیئے
کہ ہم نے مہدی ع کے آنے کے وقت میں غور کیا تو معلوم ہوا کہ
مہدی ع کا ظہور بیشک ایسے زمانہ میں ہوگا کہ مجتہدوں سے خالی
ہو ہمارے علماء کے اتفاق سے اور نیز ہم نے دیکھا کہ ہمارا
مرتبہ تقلید سے بالاتر نہیں اور کسی امر کے ثبوت اور رد کے
لئے احادیث سے تمسک کرنا ہمارے لئے سزاوار نہیں اس لئے
کہ یہ بات مجتہدوں سے خصوصیت رکھتی ہے اور اگر فرضاً و تقدیراً
احادیث سے تمسک کرنے کو جائز بھی رکھیں تو احادیث
کی تصحیح اور اس میں جرح و تعدیل اور محمول کرنا عبارت کا حقیقت
یا مجاز پر ہمارے امکان میں نہیں اس لئے کہ جو لوگ (تمسک
بالاحادیث میں) درتیتم تھے وصف احادیث کے تعین میں
غلطی کر گئے ہیں چنانچہ ابن صلاح جو احادیث میں امام تھے ابن
جوزی کے جیسے علم حدیث کے مرد میدان پر طعن کرتے ہیں کہ
ابن جوزی نے موضوعات میں تصنیف کی ہے حالاں کہ
ان کے موضوع ہونے پر کوئی دلیل نہیں بلکہ حق یہ ہے کہ ان کا
ذکر ضعاف میں کیا جائے یہ روایت ارجوزہ میں جو اصول
حدیث میں ہے مذکور ہے اسی طرح مفسروں کا اجماع ہے
کہ نبی ع کی قرأت میں شیطان نے القا کیا جہاں کہ کہا یہ
بت یا مرغان بلند پرواز ہیں ان کی شفاعت کی اُمید کی

لہ یعنی یہ سوال وجواب حضرت عالم باللہ رح نے جو تحریر فرمایا ہے ان کو بیان فرمایا۔

ذکر می کنند در بیان آیت وما ارسلنا من قبلك
من رسول ولا نبی الا اذا تمنّیٰ القی الشیطٰن
فی اُمنیّتہٖ ہیچ تفسیر ازیں روایت خالی نیست
الا ماشاء اللّٰہ و محدثان بر وضع ایں روایت

متفق اند حتی قالوا یخشی الکفر علی من اعتقد کذا
ہمچنیں اصولیان حدیث روایت می کنند قال علیہ
السلام ستکثر لکم الاحادیث من بعدی فاعرضوا
علی کتاب اللّٰہ فان وافقوا فاقبلوا والا فردوا
ومحدثاں قائل بوضع اویند وضعہ الزنادقۃ
میگویند ہمچنیں اصولیاں در بیان اذا تعارضا الروایتان
وان لم یسقطا فللمجتہد ان یعمل بایہما
شاء بشہادۃ القلب حدیث اتقوا فراسۃ
المومن فانہ ینظر بنور اللّٰہ می آرند ایں حدیث
را محدثاں در موضوعات ذکر کردہ اند۔

ایضا مشہور در عام وخاص است کہ اصح الکتاب
بعد کتاب اللّٰہ تعالیٰ بخاری ومسلم اند مع ذلك
یقول ابن صلاح وقد روی فیہما مضعفا و
ایں قول ابن صلاح در ارجوزہ مذکور است در قبول
روایت اہل الاختلاف اگرچہ مذہب صحیح آنست کہ
مقبول است اذا لم یعتقد وضع الاحادیث
کالخطابیۃ و در ارجوزہ میگوید کتاب بخاری
ومسلم ملان من موضوعات الشیعۃ وایضا بعضے احادیث
کہ در ہدایہ مسطور است مطعون بوضع اند وکذلك
بعض ما روی فی الاحیاء العلوم۔

جاسکتی ہے کا ذکر وما ارسلنا الآیۃ اور ہم نے تجھ سے
پہلے کسی رسول یا نبی کو نہیں بھیجا مگر جب اس نے کوئی تمنا کی تو
شیطان نے اسکی تمنا میں کچھ ڈالدیا) کے بیان کے تحت کرتے
ہیں حالانکہ اس روایت سے کوئی تفسیر خالی نہیں الا ماشاء اللہ
اور محدثین اس القا کی روایت کے موضوع ہونے پر
متفق ہیں یہانتک کہتے ہیں کہ جس نے اعتقاد کیا القا کی روایت
پر تو اس کے کفر کا خوف ہے اسی طرح اصولیان حدیث روایت
کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا میرے بعد قریب میں تمہارے
لئے حدیثیں بہت ہوں گی پس تم ان کو کتاب اللہ پر پیش کرو
اگر موافق ہوں تو قبول کرو ورنہ رد کرو۔ محدثین اس روایت کے
موضوع ہونے کے قائل ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کو زندیقوں نے
وضع کیا ہے اسی طرح اصولیاں جب کہ دو روایتوں میں تعارض
پیدا ہو اور دونوں ساقط نہ ہوں تو مجتہد کو چاہیئے کہ قلب کی
شہادت پر ان میں سے جس پر چاہے عمل کرے۔ کے بیان میں
حدیث ہذا ڈرو مومن کی دانائی سے کیونکہ وہ دیکھتا ہے اللہ
کے نور سے، پیش کرتے ہیں لیکن محدثین نے اس حدیث کو موضوعات
میں ذکر کیا ہے نیز خاص وعام میں مشہور ہے کہ قرآن کے بعد
زیادہ صحیح کتاب بخاری اور مسلم ہے باوجود اس کے ابن صلاح
کہتے ہیں ان دونوں میں ضعیف روایتیں مروی ہیں۔ ابن صلاح
کا یہ قول ارجوزہ میں مذکور ہے اہل اختلاف کی روایت کے
قبول کرنے میں اگرچہ مذہب صحیح یہ ہے اس کی روایت مقبول
ہے اگر اعتقاد نہ رکھے احادیث وضع کرنے کا مانند خطابیہ کے
اور ارجوزہ میں کہتا ہے کہ بخاری اور مسلم کی کتاب شیعہ کی روایتوں
سے بھری ہوئی ہے اور نیز بعضے احادیث جو ہدایہ میں مذکور ہیں
ان پر بھی موضوع ہونے کا طعن کیا گیا ہے اسیطرح احیاء العلوم
کی بعض روایتوں پر طعن کیا گیا ہے اس طویل بیان کا مقصد

---

[1] چنانچہ ایں حدیث در حاشیہ حسامی مذکور است (ملاحظہ ہو مستطاب مؤلفہ حضرت میاں سید شہاب الدین شہید رح
چنانچہ یہ حدیث حسامی کے حاشیہ میں مذکور ہے۔

نسبت بوضع کردہ اند[۱] مقصود دریں تطویل آنست بنظر انصاف باید دید کہ باچندیں اختلافہا و احتمالہا چہ نوع رد کنیم دعوی کسی را کہ موصوف باوصاف انبیاء است علیہم السلام پس ناچار افتاد ما را کہ تقلید علماء کنیم و علماء را نبی علیہ السلام بر دو وجہ بیان فرمودہ اند کما قال علیہ السلام العلماء ورثة الانبیاء ما لم یمیلوا الی الدنیا واذا مالوا الی الدنیا فاحذروھم وکذالک قال ع العلماء امناء اللہ ما لم یخالطوا الملوک فاذا خالطوھم فاحذروھم فانھم لصوص الدین فانھم لصوص الدین فانھم لصوص الدین و قطاع الطریق۔ ہم ایشان را فرمودہ اند پس ناچار شد کہ احوال ہر دو تفحص نمودہ تقلید ورثة الانبیاء کنیم و دیدہ ایم کہ علماء کہ منکر اند اکثر مائل دنیا اند و اختلاط با ملوکان دارند۔ پس احوال علماء کہ مصدقان آنذات علیہ السلام اند یافتیم کہ تارکین دنیا و ما فیہا و طالبون للمولیٰ و متوکلین و متشرعین و متورعین الحق حتی لقوا ایراث الانبیاء و ما لنا ان لا نتبعھم فانھم و انصف

وہ ہے کہ انصاف کی نظر سے دیکھنا چاہیئے کہ اس قدر اختلافات اور احتمالات کے باوجود ہم ایسے شخص کے دعویٰ کو (امام مہدی موعودؑ کے دعویٰ کو) کہ انبیاء علیہم السلام کے اوصاف سے موصوف ہے کس طرح رد کر سکتے ہیں پس ہم پر علماء کی تقلید ضروری ہوئی اور نبیؐ نے علماء کو دو وجہ پر بیان فرمایا ہے

چنانچہ فرمایا نبیؐ نے کہ علماء انبیاء کے وارث ہیں وہ جو رغبت نہیں کرتے دنیا کی اور جب [illegible] دنیا کی رغبت کریں تو ان سے پرہیز کرو اور اسی طرح فرمایا نبیؐ نے کہ علماء اللہ کے امانت دار ہیں جب تک کہ بادشاہوں سے میل جول پیدا نہ کریں اور جب میل جول پیدا کریں تو ان سے پرہیز کرو پس تحقیق کہ وہ دین کے چور ہیں[۲] وہ دین کے چور ہیں وہ دین کے چور ہیں اور رہزن ہیں بھی ان علماء کو فرمایا ہے پس ہم پر ضرور ہوا کہ دونو قسم کے علماء کی تحقیق کر کے جو علماء کہ انبیاء کے وارث ہیں ان کی تقلید کریں اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ جو علماء مہدیؑ کے منکر ہیں دنیا کی طرف جھکے ہوئے ہیں اور بادشاہوں سے میل جول رکھتے ہیں پس ہم مہدی کی تصدیق کرنے والے علماء[۳] کے احوال کو پاتے ہیں کہ دنیا و ما فیہا کو ترک کرنے والے اللہ کی طلب رکھنے والے اللہ پر بھروسہ رکھنے والے شرعی زندگی بسر کرنے والے اللہ کے لئے دنیا سے پرہیز کرنے والے ہیں یہاں

۱؎ نیز ابن حجر بعضے احادیث کہ در تفسیر بیضاوی مسطور است بوضع آں قائل است (از مستطاب) نیز ابن حجر بعض ان احادیث کے موضوع ہونے کے قائل ہیں جو تفسیر بیضاوی میں مذکور ہیں۔ ۲؎ امام حجة الاسلام محمد غزالیؒ نے اپنی کتاب مختصر الاحیاء میں تحریر فرمایا ہے کہ۔

واعلم ان من رغب فی طلب الدنیا واقبل علی الدنیا واعرض عن الاخرة فھو دجال الدین وقوام مذاھب الشیاطین لا امام الدین اذ الامام ھو الذی یقتدیٰ بہ فی الاعراض عن الدنیا والاقبال علی اللہ کالانبیاء والصحابة والسلف (ملاحظہ ہو سراج الابصار مؤلفہ حضرت میاں عالم باللہؒ و ملاحظہ ہو مخزن الدلائل مؤلفہ حضرت علامہ قاضی منتجب الدینؒ)

اور جان جس نے دنیا طلبی کی رغبت کی اور ریاست کو قبول کیا اور آخرت سے مُنہ پھیر لیا تو وہ دین کا دجال اور شیاطین کے مذاہب کو قائم کرنے والا ہے وہ دین کا امام اس لئے کہ دین کا امام وہ ہے جس کی اقتدا کی جاتی ہے دنیا سے منہ پھیرنے اور خدائے تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے کے لئے مانند انبیاءؑ صحابہؓ اور علماء سلفؒ کے۔

۳؎ حضرت عالم باللہ اپنے زمانے کے مصدق علماء کے اوصاف بیان فرماتے ہیں۔

(حضرت میاں سیدزین العابدینؒ نبیرہ حضرت مجتہد گروہ رحؒ نے اس مکتوب کو اپنے مجموعۂ نقلیات میں افضل المعجزات کے حواشی پر درج فرمایا ہے)

تک پہنچے انبیاء کی وراثت کو تو کیوں ہم اُن کی اتباع نہ کریں پس تو اس بات کو سمجھ اور انصاف کر رحم کرے اللہ اس پر جس نے انصاف کیا۔

المرقوم ۲۹ محرم الحرام ۱۳۶۱ھ

مترجم

حضرت مولانا میاں سید دلاور عرف گور ے میاں صاحبؒ

سابق صدر دارالاشاعت جمعیتہ مہدویہ

انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ چھپنے والے پارے و کُتب

(۱) تفسیر قرآن مجید کے باقی پارے معہ ترجمہ (۴ تا ۲۹ پارے)

۲ رسالۂ لیلۃ القدر

۳ الحجۃ

۴ اسامی مصدقین

} مؤلفہ حضرت بندگیمیاں شاہ قاسم مجتہد گروہؒ مہدویہ

۵ حذر المومنین

۶ مخزن الدلائل مؤلفہ حضرت علامہ قاضی منتجب الدینؓ

۷ اِنصاف نامہ " " بندگی میاں ولی جیؓ

خدا کی ذات سے اُمید ہے کہ ۲۶ سالہ مسلسل شاندار کارگزاری کے پیش نظر اس کام کی تکمیل تک زیادہ سے زیادہ اس دارالاشاعت معاونین بنیں گے۔ معاونین کو پارے وکُتب بلا ہدیہ دیئے جاتے ہیں۔ فقط

احقر محمد انعام الرحیم خاں مہدوی

اعزازی منتظم دارالاشاعت تفسیر القرآن و کتب

سلف صالحین جمعیتہ مہدویہ واقع دائرہ مشیرآباد

اعجاز پرنٹنگ پریس ...

کتبہ سید نصرت مہدوی چنچل گوڑہ